اخبار احمدیہ

قادیان ۱۰ ماہ فتح - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ ۵ ماہ فتح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور انور کی طبیعت کل تمام دن ٹانگ میں درد کی تکلیف اور ضعف کی وجہ سے ناساز رہی۔ آج کچھ نسبتاً افاقہ ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

قادیان ۱۰ ماہ فتح - محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

★ —— رمضان المبارک کے سلسلہ میں مقامی طور پر قادیان میں رات کے وقت دونوں مرکزی مساجد میں نماز تراویح اور دن کو بعد نماز ظہر مسجد اقصیٰ میں درس القرآن کا سلسلہ جاری ہے۔ مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب نے پندرھویں روزے کو اپنے ذمہ کے پانچ سپارے ختم کرنے کے بعد ۱۶/۱۷ روزے کو مکرم مولوی محمد یوسف صاحب نے دو روز درس دیا۔ ۱۸/۱۹ رمضان کو دو روز مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری نے درس دیا۔ بیسویں روزے سے مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد کا درس شروع ہو رہا ہے۔ مقامی احباب و مستورات ذوق و شوق سے شریک ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ رمضان شریف اور قرآن کریم کی برکات سے سب کو وافر حصہ دے۔ آمین۔

۲۱ رمضان المبارک ۱۳۸۸ھ | ۱۲ ماہ فتح ۱۳۴۷ ہجری شمسی | ۱۲ دسمبر ۱۹۶۸ء

روزے انسان میں خدا تعالیٰ کو دیکھنے کی قابلیت پیدا کرتے ہیں

رمضان کے مبارک مہینے کی قدر کرو اور ان ایام سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھاؤ

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ رمضان کی برکات اور روزوں کے فوائد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"دنیا میں انسان پر جو ابتلاء آتے ہیں وہ دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک ابتلاء وہ ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اور ایک ابتلاء وہ ہوتا ہے جو بندہ اپنے لئے خود پیدا کر لیتا ہے۔ ان ابتلاؤں سے اللہ تعالیٰ کی غرض انسان کو روحانی گندوں سے صاف کرنا ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ یہ دونوں قسم کے ابتلاء انسان پر آتے ہیں۔ ایک ابتلاء مومن اپنے لئے خود تلاش کرتا ہے۔ مثلاً سردیوں میں جب دوسرے لوگ سو رہے ہوتے ہیں تو وہ نماز کے لئے اٹھتا ہے۔ ٹھنڈے پانی سے وضو کرتا ہے بلکہ بعض دفعہ ٹھنڈے پانی سے اُسے غسل بھی کرنا پڑتا ہے۔ یہ بھی ایک قسم کا ابتلاء ہے جو مومن اپنے ہاتھ سے لاتا ہے۔ اور جب مومن اپنے ہاتھ سے ابتلاء لاتا رہتا ہے تو خدا تعالیٰ اپنا ابتلاء چھوڑ دیتا ہے۔ روزوں کے متعلق خدا تعالیٰ نے یہی اصول مقرر فرمایا ہے۔ بندہ جب خود ابتلاء لے آتا ہے یعنی وہ اپنی کسی غلطی سے بیمار ہو جاتا ہے تو اس وقت خدا تعالیٰ اسے روزے معاف کر دیتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ روزے بعد میں رکھ لینا۔ لیکن ان حالات کے سوا سال بھر کے زہروں کو دور کرنے کے لئے رمضان میں روزے رکھنا ایک مومن کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اگر زہر زیادہ ہو جائیں تو وہ اس کے لئے ہلاکت کا موجب ہوں گے۔ جو شخص سال بھر میں رمضان کے روزے نہ رکھے اور دوسرے سال کے روزے آجائیں اس کے اندر دو سال کا زہر پیدا ہو جائے گا۔ اور اگر وہ تین سال کے روزے نہ رکھے تو اس کے اندر تین سال کا زہر جمع ہو جائے گا۔ جو اس کے لئے یقیناً مہلک ثابت ہو گا۔ اور اس کے اندر اتنی سختی اور نابینائی پیدا ہو جائے گی کہ خدا تعالیٰ بھی اس کے سامنے آئے تو وہ اُسے نہیں پہچان سکے گا جیسے کسی شخص کی آنکھیں ماری جائیں تو وہ اپنے عزیزوں کو بھی خواہ وہ سامنے کھڑے ہوں نہیں پہچان سکتا۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم روزے رکھ کر خدا تعالیٰ پر احسان کرتے ہیں۔ حالانکہ اس سے زیادہ بے وقوفی اور کوئی نہیں۔

جو شخص ڈاکٹر کے فصد کھولنے پر خیال کرے کہ اس نے خون دے کر ڈاکٹر پر احسان کیا ہے یا ڈاکٹر اُسے جلاب دے اور وہ یہ خیال کرے کہ اس نے جلاب لے کر ڈاکٹر پر احسان کیا ہے۔ یا وہ اُسے کونین کھلائے اور وہ خیال کرے کہ اس نے کونین کھا کر ڈاکٹر پر احسان کیا ہے اس سے زیادہ احمق کون ہو گا۔ علاج خواہ تلخ ہی کیوں نہ ہو وہ بہرحال معالج کا مریض پر احسان ہے۔ اسی طرح نماز کے لئے خواہ ہمیں سردیوں میں ٹھنڈے پانی سے وضو کرنا پڑے بہرحال اللہ تعالیٰ کا یہ ہم پر احسان ہے کیونکہ اس سے روحانی زہروں کو دور کر کے خدا تعالیٰ کو دیکھنے کی قابلیت پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح رمضان میں جب کوئی بھوکا رہتا ہے تو وہ خدا تعالیٰ پر احسان نہیں کرتا بلکہ خدا تعالیٰ کا احسان ہوتا ہے کہ اس نے اُسے روحانی گندوں کو دور کرنے کا موقعہ بہم پہنچایا۔ کیا ڈاکٹر مریض کو بھوکا نہیں رکھتے؟ جب کسی شخص کا جگر خراب ہو جاتا ہے یا معدہ اور انتڑیاں خراب ہو جاتی ہیں تو ڈاکٹر اُسے آٹھ آٹھ دس دس دن کا فاقہ دیتے ہیں۔ لیکن کوئی شخص نہیں کہتا کہ فاقہ دے کر ڈاکٹر نے مریض پر ظلم کیا ہے بلکہ وہ ڈاکٹر کا احسان تسلیم کرتا ہے۔ کیونکہ فاقہ کے ذریعہ اس کی باقی زندگی بچ جاتی ہے۔ اگر اُسے فاقہ نہ دیا جاتا تو اس کی بیس بائیس سال کی باقی زندگی ختم ہو جاتی۔ اسی طرح رمضان کے روزے ایک انسان کی باقی روحانی زندگی کو قائم رکھنے کا ایک ذریعہ ہیں۔ اگر کوئی شخص ان فاقوں کو برداشت نہیں کرے گا تو اس کی روحانیت مر جائے گی۔ اور اس کے نتائج ظاہر ہی ہیں۔ اس دنیا کی زندگی تو عارضی ہے، اصلی اور دائمی زندگی اگلے جہان کی ہے۔ اگر وہ برباد ہو گئی تو کیا فائدہ۔ پس ہمیں اس مہینہ کی قدر کرنی چاہیئے اور ان دنوں کو صحیح طور پر استعمال کرنا چاہیئے۔ جتنا ہم ان دنوں کو صحیح طور پر استعمال کریں گے اتنے ہی ہمارے وہ زہر دور ہوں گے جو اندر ہی اندر جمع ہو کر ہماری زندگی کو ختم کر دیتے ہیں۔"

(الفضل ۹ مارچ ۱۹۶۰ء)

جلسہ سالانہ ربوہ

میں شمولیت کے لئے امسال خلاف توقع صرف دو صد افراد کے قافلہ کی منظوری ملی ہے۔ اس لئے سوائے ان دوستوں کے جن کو بذریعہ سائیکلوسٹائل اطلاعات بھجوادی گئی ہیں افسوس ہے کہ باقی احباب کو شمولیت کا موقعہ نہ مل سکے گا۔

ناظر امور عامہ قادیان

جماعت احمدیہ کا ستترواں سالانہ جلسہ

انشاء اللہ تعالیٰ بتاریخ ۶-۷-۸ ماہ صلح ۱۳۴۸ ہش مطابق ۶-۷-۸ جنوری ۱۹۶۹ء بمقام قادیان منعقد ہو رہا ہے۔ ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ جلسہ میں شمولیت کر کے اس عظیم الشان روحانی اجتماع کی برکات سے مستفید ہو۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۲ر فتح ۱۳۴۷ ہش

جلسہ سالانہ میں آپ کی شمولیت

قادیان میں جماعتِ احمدیہ کا ستترواں سالانہ جلسہ بتاریخ ۶-۷-۸ ر صلح ۱۳۴۸ ہش مطابق ۶-۷-۸ ر جنوری ۱۹۶۹ء منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ اس بارے میں نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے متعدد بار اعلانات بھی ہو چکے ہیں۔ اب تو اس مقدس اجتماع میں صرف تین ہفتے باقی ہیں۔ اور بدر کا یہ پرچہ احبابِ جماعت کی خدمت میں پہنچنے تک تو شاید دو ہی ہفتے باقی ہوں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اب دوستوں کو اس مبارک سفر کے لئے پورے طور پر تیار ہی ہو جانا چاہیئے۔ خدا تعالٰے آپ کے اس سفر کو ہر لحاظ سے موجبِ برکت و فضل بنائے۔

۱۸۹۲ء میں اس مبارک اجتماع کا آغاز مقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مبارک ہاتھ سے ہوا۔ اس سے ایک سال قبل ۳۰ر دسمبر ۱۸۹۱ء میں حضور نے اس جلسہ کے انعقاد کی احبابِ جماعت میں تحریک فرمائی اور اس کے اغراض و مقاصد کا اجمالاً ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:-

"حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کو سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہیئے۔ اور اس جلسہ ایسے حقائق و معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں"

اس لئے اس موقعہ پر سب سے پہلے تو ہم اپنے تمام ہم وطنوں کو خواہ وہ کسی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں یا سرے سے مذہب ہی کے قائل نہیں، اس اجتماع میں شمولیت کی دعوت دیتے ہیں۔ آپ سب جماعت کے مہمان ہوں گے۔ آپ کے قیام و طعام کا تسلی بخش طور پر انتظام ہوگا۔ ضرور تشریف لائیں اور احمدیہ جماعت کو قریب سے مطالعہ فرمائیں۔ یہ ایسی جماعت ہے جسے اس بات کا دعوٰی ہے کہ اس زمانہ میں سچی روحانیت اور خدا پرستی اور خدا ترسی کا زندہ نمونہ ہم میں موجود ہے۔ آپ اس جماعت کے خیالات سنیں ان کے اندر ذاتی طور پر رہ کر ان باتوں پر غور کریں۔ جماعتِ احمدیہ اپنی بنیادی تعلیم کی رو سے تمام مذاہب اور اُن کے مقدس پیشواؤں کا دل سے ادب کرتی اور اُن کو قدر و احترام کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ ان مبارک ایام میں آپ ذاتی طور پر مشاہدہ فرمائیں گے کہ دیگر مذاہب کے متعلق اور ان کے مقدس ہادیان کے بارے میں اس برگزیدہ جماعت کے خیالات کیا ہیں۔ اور کس طرح ان کی مدح کی جاتی ہے۔ خدا کے فضل سے اس وقت جماعتِ احمدیہ کو بین الاقوامی حیثیت حاصل ہو چکی ہے یعنی اس سے مذہبی تعلق رکھنے والے دنیا کے ہر خطہ اور ہر برِّ اعظم میں ایک بڑی تعداد میں آباد ہیں اور یہ سلسلہ دن بدن ترقی کرتا چلا جا رہا ہے اور ساری دنیا میں اس کی شہرت پھیل رہی ہے۔ اس زمانہ میں روحانی آواز چونکہ اس ملک کی مقدس بستی قادیان سے بلند ہوئی ہے۔ اس لئے جوں جوں جماعت کی شہرت اکناف عالم میں پھیل رہی ہے اسی جہت سے ہندوستان کا نام بھی روشن ہو رہا ہے۔ اس لئے ہمارے ہموطنوں پر نسبتاً زیادہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اس آواز کو سنیں اور اس پر سنجیدگی سے غور کریں۔ ایسا نہ ہو کہ آپ کے ملک میں ظاہر ہونے والے بیش بہا قیمتی خزانہ سے دوسرے ملکوں کے لوگ تو مالا مال ہو جائیں اور آپ ویسے کے ویسے ہی خالی ہاتھ رہ جائیں۔ انسانی زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔ اس لئے مبارک ہے وہ جو اپنی چند روزہ زندگی کے ختم ہونے سے پہلے کسی ایسی آواز پر کان رکھے جو خدا کے نام سے بلند کی گئی اور اس کی صداقت کے نشان چاروں طرف ظاہر ہوئے اور ہو رہے ہیں۔

کتنے ہیں جو محض کھیل تماشہ دیکھنے کے لئے سینکڑوں روپے خرچ کر دیتے ہیں۔ اور اپنے گھروں سے کئی کئی روز کا سفر کرتے ہیں۔ اگر آپ روحانی باتوں کو سننے کے لئے قادیان کا سفر کریں گے تو ہمیں یقین ہے کہ آپ کا یہ سفر ہر حالی آپ کے لئے مفید اور بابرکت ہوگا۔ اس الحاد اور بے دینی اور خدا بیزاری کے زمانہ میں اس بات کی بڑی ضرورت ہے کہ اس سبز خضر راہ کی نشان دہی ہو جو اپنے سالکوں کو اطمینانِ قلب اور تسکینِ روح کی منزل تک پہنچائے اور انہیں زندہ خدا کی زندہ تجلی نظر آئے۔ تا اس کی ذات پر ان کا یقین بڑھے اور اس تعلق کی صورت پیدا ہو جو انسانی زندگی کا اصل مقصد ہے ؎

کیا زندگی کا ذوق اگر وہ نہیں ملا
لعنت ہے ایسے جینے پر گر اُس سے ہیں جُدا

پس بھائیو! مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ میں جماعت کا یہ سالانہ جلسہ اسی قسم کے نیک مقاصد کو پورا کرنے کا بہترین موقعہ بہم پہنچاتا ہے۔ اس سے فائدہ اٹھانا اب آپ سب کا اپنا کام ہے ؎

تشنہ بیٹھے ہو کنارِ جوئے شیریں حیف ہے
سرزمینِ ہند میں چلتی ہے نہرِ خوشگوار

دوسرے نمبر پر ہم اپنی جماعت کے دوستوں سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ لوگ پون صدی سے زیادہ عرصہ سے اس بابرکت اجتماع کے روحانی فوائد کا مشاہدہ کرتے چلے آرہے ہیں۔ ہمارے بابوں اور ہمارے بزرگوں نے ان برکات کا ذاتی تجربہ کیا۔ جو اس بابرکت سفر کے نتیجہ میں انہیں میسر آئیں۔ اس لئے آپ خود بھی اور اپنی اولاد کو بھی ان سے مستفید ہونے کے لئے شریکِ جلسہ بنائیں۔ اور کوشش کریں کہ ممکن حد تک آپ اور آپ کے عزیز و اقارب جن کا مرکزِ سلسلہ میں پہنچنا ممکن ہے اس سال کے اجتماع میں عملی شرکت سے محروم نہ رہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بارے میں احبابِ جماعت کو مخاطب کرکے فرمایا ہے:-

"جلسہ سالانہ پر ضرور تشریف لائیں انشاء اللہ القدیر آپ کے لئے بہت مفید ہوگا۔ اور جو للہ سفر کیا جاتا ہے وہ عند اللہ ایک قسم

(باقی دیکھیں صفحہ ۱۱ پر)

روزہ دار کو چاہیئے کہ خدا تعالٰے کے ذکر میں مصروف رہے

تاکہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام روزے کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے۔ بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیۂ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالٰے کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدّ نظر رکھنا چاہیئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہیئے کہ خدا تعالٰی کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے۔ اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہیئے کہ اللہ تعالٰی کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۲۳)

معارف القرآن

اللہ تعالیٰ کی رحمت کن لوگوں پر نازل ہوتی ہے اور کون اس سے محروم کئے جاتے ہیں

سورۂ احزاب کی چند آیات کی پُر معارف تفسیر

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بمقام مسجد مبارک ربوہ

مورخہ ۲۲-۲۳-۲۴ وفا ۱۳۴۹ ہش (مطابق ۲۲-۲۳-۲۴ جولائی ۱۹۷۰ء) کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں طلباء تعلیم القرآن کلاس سے خطاب کرتے ہوئے سورۂ احزاب کی چند آیات کی پُر معارف تفسیر بیان فرمائی تھی۔
حضور نے ۲۲-۲۳ وفا کو جو تقریریں فرمائی تھیں وہ بدر مورخہ ۴ فتح (دسمبر) میں شائع ہو چکی ہیں۔ آج حضور کی ۲۴ وفا کی تقریر افادۂ احباب کیلئے درج ذیل کی جاتی ہے۔ ایڈیٹر

تعوذ اور تشہد کے بعد فرمایا:—
کل میں نے کہا تھا کہ لنڈن میں ہمارے ایک دوست کو

بڑی مبشر خواب

آئی ہے۔ چودھری ظفر اللہ خاں صاحب نے اپنے ایک خط میں اس خواب کا ذکر کیا ہے یہ خواب بڑی مبارک ہے۔ میری روح عاجزانہ اپنے ربّ کے حضور جھکی ہوئی ہے۔ چودھری صاحب لکھتے ہیں:—
"کل جناب مولوی عبد الرحمٰن صاحب نے خواب میں دیکھا گویا دو اصحاب کہہ رہے ہیں کہ بشارت ملی ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور کے متعلق (یعنی خاکسار کے متعلق) فرماتے ہیں "جتنا ساڈے ایس لعل بنے ای اسے" (یعنی جیئے گا تو ہمارا یہ لعل ہی)
ویسے تو اس میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ ناکام بنانے کی کوششیں بھی ہوں گی۔ لیکن خدا کے فضل اور رحم سے نہ ہماری کسی خوبی کے نتیجہ میں وہ ناکام ہونگی۔
اب میں اصل مضمون کی طرف آتا ہوں۔ ایسی باتیں جو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور کرتی ہیں اور سُوء کے دروازے انسان پر کھولتی ہیں ان کا ذکر سورۂ احزاب کی ۶۱ویں اور ۶۲ویں آیات میں بھی آتا ہے جن کے متعلق میں نے مختصراً بعض باتیں دوستوں کے سامنے رکھی تھیں
سورۂ احزاب کی آیات ۶۱ اور ۶۲ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا مَّلْعُوْنِيْنَ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا
ان دو آیات میں

تین ایسی باتوں کا ذکر ہے

جن کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے انسان محروم کر دیا جاتا ہے۔ ان میں سے ایک نفاق ہے۔ نفاق کی اہمیت (منفی اہمیت) یہ ہے کہ جس قسم کا نقصان اس کی وجہ سے اسلام کو پہنچ سکتا ہے اور پہنچتا رہا ہے وہ بہت زیادہ ہے۔ اس لئے سورۂ بقرہ کی ابتداء میں جب اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ کامل اور مکمل کتاب ہم تم پر نازل کر رہے ہیں تو وہاں اصولی طور پر اس مضمون کو بھی بیان کیا کہ خدا تعالیٰ کی اس کامل و مکمل کتاب کے نزول کے بعد انسان تین حصوں میں منقسم ہو جائے گا۔ ایک منکر جو انکار کرے گا۔ قرآن کریم کو صحیح نہیں مانے گا۔ دوسرے منافق جو زبان سے اقرار کرے گا مگر عمل یا دل سے وہ انکار کر رہا ہوگا۔ اور تیسرے مومن۔
وہاں پر یہ اصولی مضمون بیان ہوا ہے لیکن زیادہ تفصیل کے ساتھ منافقوں کا ذکر ہے۔ اور تعداد میں زیادہ آیات منافقوں کے متعلق آئی ہیں۔ سورۂ احزاب کی ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ لوگ جو (۱) نفاق سے کام لیں یا (۲) جن کے دل کسی روحانی مرض میں مبتلا ہوں وہ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہو جاتے ہیں روحانی امراض محض نفاق ہی میں محصور نہیں بلکہ بہت سی روحانی امراض ہیں جن کا ذکر قرآن کریم میں آتا ہے۔ مثلاً ایک مرض یہ بیان ہوئی ہے کہ دلوں پر دلوں کے تالے پڑ جاتے ہیں (اَقْفَالُهَا)۔ غرض بہت سی روحانی امراض قرآن کریم میں بیان ہوئی ہیں یہاں اس آیت میں اس

بنیادی اصل

کو پیش کیا گیا ہے۔ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ۔ وہ گروہ جن کے دلوں میں مرض ہے وہ خدا تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہو جائیں گے۔ خواہ وہ مرض ایک ہو یا ایک سے زائد۔ بعض دفعہ بہت سی بیماریاں انسان کے جسم پر حملہ کرتی ہیں۔ اور بعض دفعہ بہت سی بیماریاں اس کی روح پر حملہ کرتی ہیں۔ بعض دفعہ ایک ہی بیماری حملہ آور ہوتی ہے۔ پس چاہے دل کی ایک بیماری ہو یا ایک سے زائد بیماریاں ہوں، بہرحال چونکہ دل مریض ہیں اور جس حد تک مریض ہیں اس حد تک وہ خدا تعالیٰ کی رحمت سے محروم کر دیئے جاتے ہیں اور ان کے لئے دکھ اور عذاب کا فیصلہ آسمان سے نازل ہوتا ہے۔
اسی طرح
وَالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ
الٰہی سلسلوں کے متعلق جھوٹی خبریں پھیلانے والے

نفاق سب سے بڑا مرض ہے

اور اس سے چھوٹی بہت سی امراض ہیں۔ جن میں ایک مرض "جھوٹی افواہیں پھیلانا" کا ذکر یہاں کیا ہے۔ جھوٹی افواہیں بعض دفعہ انسان ناسمجھی سے بھی پھیلا دیتا ہے۔ اگر اس کے مقابلہ میں کوئی ایسا عمل (صالح) نہ ہو کہ جو خدا کو پسند آئے اور خدا تعالیٰ کہے کہ اس کے دوسرے اعمال اتنے اچھے ہیں۔ کہ اس غلطی پر ہم نظر انداز کرتے ہیں۔ معاف کر دیتے ہیں۔ ایسے شخص کے دل میں نفاق نہیں ہوگا۔ نہ وہ مرض بھی لاحق نہیں ہوگی جو ایمان کو کھانے والی ہے۔ لیکن بے احتیاطی ہوگی۔ مرض تو وہ ہوگی۔ [illegible] امراض ایسی ہوتی ہیں کہ [illegible] کیا کرتے۔ مثلاً تھوڑا بہت نزلہ ہمارے ہاں سردیوں میں ہر آدمی کو ہوتا ہے [illegible] مریض نہیں کہلاتا۔ اور نہ ہسپتال [illegible] ہے۔ لیکن مرض کا ایک حصہ اس کے اندر ہوتا ہے۔ لیکن جھوٹی افواہیں پھیلانا بد [illegible]

منظوم کلام سیدنا حضرت [illegible]

قرآں خدا نما ہے خدا کا کلام ہے

قرآں خدا نما ہے خدا کا کلام ہے
بے اس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے
اس سے ہمارا پاک دل و سینہ ہو گیا
وہ اپنے منہ کا آپ ہی آئینہ ہو گیا
افسردگی جو سینوں میں تھی دور ہو گئی
ظلمت جو تھی دلوں میں وہ سب نور ہو گئی
جو دور تھا خزاں کا وہ بدلا بہار سے
چلنے لگی نسیم عنایاتِ یار سے
جاڑے کی رُت ظہور سے اس کے پلٹ گئی
عشقِ خدا کی آگ ہر اک دل میں اٹ گئی

اور شرارت سے بھی ہو سکتا ہے فِی قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ میں اس کی طرف بھی اشارہ ہے۔ اس کی وجہ سے بھی انسان خدا تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہو جاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ ایسے شخص کے لئے بھی مَسُوْءٌ کا، دکھ کا اور عذاب کا ارادہ کرتا ہے۔ غرض تین باتیں ان آیات میں ایسی بیان کی ہیں جن کے نتیجہ میں انسان اللہ تعالیٰ کی

رحمت سے محروم ہو جاتا ہے

مَسُوْءٌ میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ یعنی وہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ایسا بن جاتا ہے کہ وہ ایسے شخص کے لئے مَسُوْء کا فیصلہ کرتا ہے۔ ہمارا وہ ربّ جو ہمارا پیدا کرنے والا ہے۔ جو ہماری ربوبیت کے سامان پیدا کرنے والا ہے جو ہمارے کسی عمل کے بغیر ہمارے لئے بے شمار نعمتیں پیدا کرنے والا ہے۔ جو ہمارے لئے رحیم کی صفت کو جلوہ گر کرتا ہے۔ اور ہماری کوششوں میں برکت ڈالتا ہے۔ وہی ہمارے لئے مَسُوْء کا فیصلہ کرتا ہے۔ ہم اتنا گر جاتے ہیں۔ اپنے اس قدر پیار کرنے والے ربّ کی نگاہ میں۔ اللہ تعالیٰ سُوْء کا فیصلہ اس لئے کرتا ہے کہ ایسے مریض کو سزا دے اور اس کی اصلاح کرے۔ اور ایک وقت تک دکھ میں مبتلا رکھے اور اصلاح اور شفاء کے بعد اپنی رحمت کا سایہ اس پر ڈالے۔

غرض یہ تین باتیں ہیں جو انسان کو خدا کی رحمت سے محروم کر دیتی ہیں کیونکہ یہ تین باتیں ہیں جن کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَلْعُوْنِیْنَ۔ اور

ملعونین کے معنے

یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ کی رحمت سے محروم۔ اگرچہ یہاں لفظ رحمت نہیں کہ وہ خدا کی رحمت سے محروم ہوں گے بلکہ لعنت کا لفظ ہے۔ اور لعنت کے معنی ہی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہونے کے ہیں۔ غرض ان تین باتوں کے بیان کے بعد فرمایا مَلْعُوْنِیْنَ۔ یہ لوگ میری رحمت سے محروم ہونے والے ہیں۔

ہمیں چوکس اور بیدار رہ کر اپنے نفسوں کو ان راہوں سے بچاتے رہنا چاہیئے جن کا یہاں ذکر کیا گیا ہے۔ تا ہم خدا تعالیٰ کے غضب اور قہر کے نیچے نہ آ جائیں

سورۂ احزاب کی آیت نمبر ۵۸ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا

اس آیت میں بھی

دو ایسی باتوں کا ذکر

ہے جو انسان کو خدا کے غضب کے نیچے لے آتی ہیں اور اس کی رحمت سے محروم کر دیتی ہیں۔ ایک اللہ کو ایذا پہنچانا اور دوسرے اس کے رسول کو ایذا پہنچانا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ کو ایذاء پہنچائے اور اور جو اس کے رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو ایذاء پہنچائے لَعَنَھُمُ اللّٰہُ وہ خدا کی رحمت سے محروم کر دیئے جاتے ہیں۔ اس دنیا میں بھی اور اُس زندگی میں بھی

اللہ کو ایذا پہنچانے کا کیا مطلب ہے۔ اس کے ایک معنی میرے ذہن میں آئے تھے۔ میں نے ایک دوست کو کہا کہ پڑھو تفاسیر میں اس کے جو معنی بیان کئے گئے ہیں وہ مجھے نکال کر دیں۔ جو معنے میرے ذہن میں آئے ان میں سے ایک تو پہلے مفسّروں نے بھی بیان کئے ہیں۔ فتح البیان میں ہے کہ رسول کو ایذاء پہنچانے کے معنی یہ ہیں کہ

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ

جو خدا تعالیٰ کے مقرب بندوں کو ایذا پہنچاتے ہیں وہ اللہ کو ایذاء پہنچاتے ہیں۔ یہ معنی بھی بڑے ہی لطیف ہیں اور اگر اس کے یہ معنے ہیں کہ جو خدا تعالیٰ کے مقرب بندوں کو ایذاء پہنچاتے ہیں وہ اللہ کو ایذا پہنچاتے ہیں تو ہمیں یہ سوچ کر ہر وقت اس کی حمد کے گیت گانے چاہئیں کہ جو اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں واقعی مقرب بن جاتا ہے اس کی حفاظت کس شان کے ساتھ خدا نے کی ہے اور یہ اس کا بہت بڑا احسان ہے کہ اس کا ذکر اپنے نام کے ساتھ کر دیا کہ جو شخص میرے بندوں کو ایذا پہنچائے گا۔ اس نے گویا مجھے ایذا پہنچائی پس وہ لوگ جو

خلفاء اور اولیاء اور مجددین سے دشمنی اور عناد

رکھنے والے ہیں اور تکبر اور اباء سے اللہ کے سامنے گردنوں کو اونچا کرنے والے ہیں، وہ قرآن کریم کی اس آیت کی رو سے ملعون اور خدا تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہیں۔ خود کو وہ جو مرضی ہے سمجھتے رہیں اس سے کیا حاصل؟

دوسرے میرا ذہن اس طرف گیا تھا کہ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ میں ایک بڑا وسیع مضمون خدا تعالیٰ نے بیان کیا ہے۔ یعنی تمام بنی نوع انسان کا اس میں ذکر ہے۔ اور یہ قید نہیں کہ

کوئی مسلمان ہے یا نہیں

کوئی اہل کتاب ہے یا نہیں۔ کوئی مشرک ہے یا غیر مشرک۔ کوئی صحیح مذہب والا ہے یا بد مذہب ہے۔ جیسا کہ افریقہ میں بہت سارے قبائل ایسے ہیں جن کے متعلق یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ وہ مشرک ہیں اور یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ وہ اہل کتاب ہیں۔ کیونکہ جو کتاب

اللہ تعالیٰ نے ان کو کسی وقت ان کے نبی کے ذریعہ دی تھی وہ مفقود ہو گئی ہے۔ اور اس کے اثرات اس طرح زائل ہو گئے ہیں کہ ان کو ہم اہل کتاب میں شامل نہیں کر سکتے۔ صرف بعض روایات ہیں اور بعض اعتقادات ہیں جن کے وہ پابند ہیں۔ غرض خواہ بد مذہب ہو خواہ دہریہ ہو خواہ وہ اللہ تعالیٰ کو اپنی بدقسمتی کے نتیجہ میں گالیاں دینے والا ہو وہ ان آیات میں آ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر اس شخص کو کوئی ناحق تکلیف پہنچائے تو وہ مجھے تکلیف پہنچاتا ہے۔

مثلاً روایت ہے

کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کو کہے گا کہ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا کیوں نہ کھلایا۔ وہ کہیں گے اے خدا تیری ذات پاک ہے۔ تیرے متعلق تو بھوک کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن خدا تعالیٰ فرمائے گا میری مخلوق میں سے کچھ بندے بھوکے تھے وہ جب تمہارے پاس آئے تو تم نے ان کو کھانا نہ کھلایا۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے مجھے کھانا نہ کھلایا جائے۔ اس میں کوئی قید نہیں لگائی کہ کوئی مسلم ہے یا غیر مسلم۔ بلکہ ہر انسان کو اس میں شامل کیا گیا ہے۔ بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ معنی کے لحاظ سے ہم اس کو اور وسیع کر سکتے ہیں کیونکہ ایسی باتیں بھی ہماری تعلیم میں پائی جاتی ہیں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بات پر بڑا زور دیا ہے کہ کسی جاندار کو بھوکا نہیں رکھنا اس لحاظ سے یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ میں بڑی وسعت پیدا کر دی۔ اور ایذاء کے پھر دو معنے ہوں گے۔ ایک ایذاء وہ ہے جو روحانی ہے اس میں خلفاء اور اولیاء سب آ جاتے ہیں خدا کے مقرب بندے بھی اس میں آ جاتے ہیں۔ صدیق شہید اور صالح سارے اس کے اندر آ جاتے ہیں۔ یعنی وہ سب لوگ جو خدا تعالیٰ کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیتے ہیں ان کو وہ ایذاء پہنچاتے ہیں۔ کیونکہ ہمیں تاریخ بتاتی ہے کہ مقربین حضرت احدیت کو ہمیشہ دکھ اور ایذاء پہنچائی جاتی رہی لیکن آخر

اللہ تعالیٰ نے ان کو ہی کامیاب کیا

کیونکہ خدا جس کے ساتھ ہوتا ہے وہی کامیاب ہوا کرتا ہے۔ غرض بعض لوگ مومنوں کو خواہ وہ کسی درجہ کے ہوں روحانی تکلیف پہنچاتے رہتے ہیں۔ اپنے بھی انہیں تکلیف پہنچاتے ہیں غیر بھی انہیں تکلیف پہنچاتے ہیں۔ منافق بھی انہیں تکلیف پہنچاتے ہیں۔ جاہل بھی انہیں تکلیف پہنچاتے ہیں۔ ناسمجھ بھی انہیں تکلیف پہنچاتے ہیں۔ بے احتیاط زبان بھی ان پر وار کر دیتی ہے۔ بعض دفعہ ایسے لوگ سمجھتے نہیں ہیں لیکن جو زخم لگنا ہوتا ہے وہ تو لگ

چکا ہوتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ اس رنگ میں میرے بندوں کو

روحانی طور پر ایذاء

پہنچاتے ہیں وہ ایسا ہی ہے جیسے انہوں نے مجھے ایذا پہنچائی۔

اسی طرح جو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو ایذاء پہنچائے گا اس معنی میں کہ وہ آپ کو جسمانی ایذاء پہنچائے گا جیسے کفار مکہ نے پہنچائی اس معنی میں کہ آپ کے اوپر غلط قسم کے طعن کرے گا جیسا کہ منافقین مدینہ نے کیا یا جو آپ کو ناکام کرنے کی کوشش کرے گا مردود ہو گا۔ پس یہاں بتایا کہ جو شخص اللہ کو ان مختلف معانی میں جو قرآن کریم اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی روشنی میں صحیح ہو سکتے ہیں ایذاء پہنچاتا ہے یا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچاتا ہے وہ

خدا تعالیٰ کی رحمت سے محروم

ہو جاتا ہے۔ بنیادی معنی اس کے یہ ہیں کہ ہر وہ شخص جو خدا کے بتائے ہوئے اصول اور تعلیمات کے خلاف اس کے بندوں کو، خواہ وہ کوئی ہوں ان حقوق سے محروم کرنے کی کوشش کرتا ہے جو حقوق اللہ تعالیٰ نے قائم کئے ہیں وہ اللہ اور اس کے رسول کو ایذاء پہنچانے والا ہے۔ مثلاً ہمسایہ کے حقوق ہیں اہل محلہ کے حقوق ہیں۔ اہل شہر کے حقوق ہیں۔ نظام کے حقوق ہیں۔ نظام کے اندر پھر بیسیوں حقوق ہیں مثلاً موصی ہیں ان پر وصیت کا حق ہے اور یہ بڑا ہی اہم حق ہے اور اس کو پوری طرح ادا کرنا چاہیئے۔ پھر لعراد کی اطاعت اور ان کے ساتھ تعاون ہے۔ ان کے کاموں میں ان کا ممد ہونا ہے۔ تو تا نظام سلسلہ مضبوط اور استوار ہو جائے اور تا ہمارا مقصود ہمیں مل جائے۔ اور اسلام سارکی دنیا میں غالب ہو جائے۔ غرض جتنے حقوق اللہ تعالیٰ نے قائم کئے ہیں وہ رسول کے ہوں یا دوسرے بندوں کے ہوں جو شخص ان حقوق کو توڑتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کو ایذاء پہنچاتا ہے۔ کیونکہ اس کے نتیجہ میں یا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچتی ہے یا اللہ کے کسی اور بندہ کو ایذاء پہنچتی ہے۔ حق تلفی بھی ایذا کا موجب بنتی ہے غرض جو بھی ان حقوق کو توڑتا ہے جن کے متعلق حکم ہے کہ انہیں ادا کرو وہ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ کا مصداق ہے۔ یا وہ ان حقوق کو توڑتا ہے جس کے نتیجہ میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچتی ہے تو یہ وہ لوگ ہیں لَعَنَھُمُ اللّٰہُ جو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہیں۔

میں نے بتایا ہے کہ لعنت کے معنی ہی

رحمت سے محرومی

کے ہیں اور وہ آیت جس کی میں تفسیر بیان کر رہا ہوں اس میں سُوء کے ارادہ یا رحمت کے ارادہ کا ذکر ہے۔ اور سُوء کے جو مختلف ارادے ہیں ان کی تفسیر میں اللہ تعالےٰ نے سورۂ احزاب میں ہی یہ گیارہ باتیں بیان کی ہیں۔ لیکن میرا یہ دعوےٰ نہیں اس وقت، کہ میں نے سورۂ احزاب میں بیان کردہ ساری باتوں کو بیان کر دیا ہے لیکن یہ گیارہ باتیں ایسی ہیں جن سے انسان کو آسانی سے سمجھ آجاتی ہے کہ کن وجوہات کی بناء پر انسان خدا تعالےٰ کی رحمت سے محروم ہوتا ہے۔

خدا تعالےٰ کی رحمت اتنی وسیع ہے کہ وہ ایک ذرہ بھر بھی ظلم نہیں کر سکتا۔ نہ ظلم کا تصوّر اس کی طرف منسوب کیا جا سکتا ہے۔ جب وہ کہتا ہے کہ میں بعض لوگوں کے متعلق سُوء کا ارادہ کرتا ہوں تو ہمیں خود خدا تعالیٰ ہی بتائے گا کہ کن لوگوں کے متعلق وہ سُوء کا ارادہ کرتا ہے اور جب وہ کہتا ہے کہ میں بعض لوگوں کے متعلق رحمت کا ارادہ کرتا ہوں تو اس نے ہی ہمیں بتانا ہے کہ وہ کون لوگ ہیں جن کے متعلق اللہ تعالےٰ رحمت کا ارادہ کرتا ہے۔

غرض میں نے مختصراً بیان کیا ہے کہ

گیارہ باتیں ایسی ہیں

کہ اگر انسان بدقسمتی سے ان سب میں یا ان میں سے بعض میں ملوّث ہو جائے تو اللہ تعالےٰ ایسے شخص کے لئے سوء کا، دُکھ کا، عذاب کا، رحمت سے محرومی کا ارادہ کرتا ہے اور جب وہ کسی شئے کا ارادہ کرتا ہے تو پھر وہ فوراً ہی ہو جاتی ہے۔ وہ ہماری طرح نہیں۔ ہم ارادہ کرتے ہیں۔ پھر سوچتے ہیں۔ اور پھر تدبیر شروع کرتے ہیں۔ پھر کچھ عرصہ ہر تدبیر کی تکمیل پر لگتا ہے۔ تھوڑا ہو یا بہت ہو۔ اور پھر ہم امید رکھتے ہیں کہ نتیجہ تدبیر کے مطابق نکل آئے گا۔ لیکن ہمیشہ امید کے مطابق نتیجہ نہیں نکلتا۔ کوشش پوری کریں دعائیں بھی کریں تب بھی ہماری امید کے مطابق نتیجہ نہیں نکلتا۔ بعض دفعہ اپنی کسی غفلت کی وجہ سے، نقص کی وجہ سے یا تدبیر میں کوتاہی اور کمی کی وجہ سے دعا قبول نہیں ہوتی ہے۔ اور خدا تعالےٰ نے کہا ہے کہ میری شرطیں تم نے پوری نہیں کیں میں تمہاری بات نہیں مانتا۔ غرض دعا بھی ہمیشہ قبول نہیں ہوتی۔ بعض اوقات وہ رد کی جاتی ہے۔ بعض دفعہ دعا کرنے والے

کے منہ پر ماردی جاتی ہے۔ بوجہ اس کے کوئی گناہ ایسے شخص سے سرزد ہو جاتا ہے جو اللہ تعالےٰ کو ناراض کر دیتا ہے۔ لیکن وہ قادر و توانا جس وقت ارادہ کرتا ہے تو وہ ہو جاتا ہے۔ سارے عالمین کو اس نے کُنْ کے ساتھ پیدا کر دیا ہے

غرض

اللہ تعالیٰ کی ذات ایسی ہے

کہ اس کے ارادہ کے پورا ہونے میں زمان و مکان روک نہیں۔ جب خدا تعالےٰ نے یہ کہا کہ میں سُوء کا ارادہ کرتا ہوں تو کوئی بیوقوف یا جاہل یا ناسمجھ یا کم علم بچہ ہمارا یہ نہ سمجھے کہ یہاں ارادے کا ذکر ہے۔ پتہ نہیں۔ سُوء پہنچی بھی ہے یا نہیں۔ ہر انسان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ جب اللہ تعالےٰ کسی کام کا ارادہ کر لیتا ہے تو وہ کام ہو جاتا ہے۔ اس کی ہستی زمانہ اور مکان ہر دو سے بالا ہے۔ وہ زمان و مکان کا خالق ہے۔ اس کی طرف سے کُنْ ہوتا ہے اور کام ہو جاتا ہے۔ اور پیدائش اس کی چل رہی ہے اور اس کی صفات ازلی اور ابدی ہیں جن کی حد بندی نہیں کی جا سکتی۔ اور اگر خدا تعالےٰ کسی کے متعلق سُوء کا ارادہ کرے (خدا محفوظ رکھے) تو پھر دنیا کی کوئی طاقت اس کو بچا نہیں سکتی۔ قرآن کریم نے کہا ہے تم بھاگ کر کہیں جا نہیں سکتے۔ تم پیچھے رہ کر بھی بچ نہیں سکتے۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

کہ جب میرا ارادہ ہو جائے اور میں کُنْ کہہ دوں تو وہی ہوگا جس کا میں نے ارادہ کیا ہے۔ تم یہ نہ سمجھنا کہ ہم ایک ملک سے دوسرے ملک میں چلے جائیں گے تو بچ جائیں گے۔ یہ نہ سمجھنا کہ کچھ زمانہ تک ہم ایسی تجویز کریں گے کہ اس سے بچ جائیں۔ پھر ہم بچ جائیں گے۔ اس کو سمجھانے کے لئے میں ایک مثال دیتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ یہ فرماتا ہے کہ میں کسی آدمی کے لئے سُوء کا ارادہ کر لوں لیکن وہ توبہ کرے تو وہ بچ جاتا ہے کیونکہ خدا تعالےٰ پھر دوسرا کُنْ کہتا ہے کہ اس کو سُوء نہ پہنچے۔ لیکن اگر کوئی شخص یہ سمجھتا ہو کہ فقط اس زمانہ میں ہی سوء کا حکم جاری رہ سکتا تھا۔ اگر میں یہ زمانہ مثلاً دو سال گزار دوں پھر تو بہ توڑ دوں گا اور جو مرضی ہے کروں گا تو زمانہ گزرنے کے بعد اپنی طاقت سے وہ بچ نہیں سکتا۔ یا پرے رہ جائے تب بھی وہ بچ نہیں سکتا۔ پس خدا تعالےٰ نے یہ فرمایا ہے کہ نہ تم آگے نکل کے بچ سکتے ہو نہ پیچھے

رہ کے بچ سکتے ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ نہ زمانہ میں کوئی محدود عرصہ ہے نہ مکان میں کوئی محدود مکان ہے جس کے اندر وہ کُنْ نافذ کرتا ہے اور اس سے باہر اس کا حکم جاری نہیں ہوتا۔ ہر جگہ، ہر وقت ہر زمانہ میں، ہر مکان میں اور ہر ملک میں اس کا ہی حکم چلتا ہے۔ اس لئے تم بچ نہیں سکتے۔ سوائے اس کے کہ اسی کے بنائے ہوئے طریق کو تم استعمال کرو۔ اور توبہ اور استغفار سے اس کی رحمت کو حاصل کر لو۔

غرض یہ گیارہ بد باتیں جن میں پائی جاتی ہوں یا ان میں سے کوئی ایک پائی جائے اس پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے۔ اور خدا کی رحمت سے ایسا شخص محروم ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے اس ارشاد سے کہ جب میں سوء کا ارادہ کروں تو دنیا کی کوئی طاقت اس سے بچا نہیں سکتی۔ اور جب رحمت کا ارادہ کروں تو اس رحمت سے دنیا کی کوئی طاقت محروم نہیں کر سکتی، مومن کے دل میں بڑی بشاشت پیدا کی ہے۔ بڑی جرأت اور بڑی دلیری پیدا کی ہے۔ ساری دنیا میں آگ لگی ہو تو مومن کھڑا ہو کر کہتا ہے (اگر اس کو کوئی بشارت ملی ہو) خدا نے کہا ہے کہ میں تمہیں بچاؤں گا۔ تمہیں کوئی خوف نہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام

کو جس وقت آگ میں ڈالا گیا تو ایک سیکنڈ کے لئے بھی ان کے دل میں خوف پیدا نہیں ہُوا۔ وہ مسکراتے ہوئے آگ کے اندر چلے گئے۔ آپؑ سوچتے ہوں گے کہ میرے احمق دشمن یہ سمجھتے ہیں کہ آگ ان کے کہنے پر یا ان کی خواہش کے مطابق جلا سکتی ہے۔ آگ تو جلاتی ہی اس وقت ہے جب میرا ربّ آگ کو کہتا ہے کہ جلا۔ لیکن جب اس کو حکم ہو کہ بَرْدًا وَّسَلَامًا بن جا تو آگ کیوں جلائے گی۔ بہرحال حضرت ابراہیم علیہ السلام مسکراتے ہوئے اور بشاشت کے ساتھ آگ میں چلے گئے۔

وہ تو چھوٹا سا حادثہ خدا تعالےٰ کے ایک مقرّب بندہ پر گزرا تھا۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے خلاف تو دشمنوں نے ایک آگ نہیں ہزاروں آگیں جلائیں لیکن آپ ہنستے مسکراتے کامیابی اور کامرانی اور فتح و نصرت کی شاہراہوں پر چلتے چلے گئے۔ اور دنیا نے یہ نظارہ دیکھا کہ آگ نے منکر اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلّم کے درمیان ایک دھواں تو پیدا کر دیا یعنی اس کے دل میں خیال پیدا ہُوا کہ

شاید یہ آگ کامیاب ہو جائے۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلّم پر اس کا کوئی اثر نہیں ہُوا۔ آپؐ نے جنگیں کیں، اور ایسے حالات میں کیں کہ دنیا کا کوئی ہوشمند نہیں کہہ سکتا تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلّم اور ان کے ساتھی ان جنگوں میں کامیاب ہوں گے۔ لیکن آپؐ اور وہ جو علیٰ وجہ البصیرت آپؐ پر ایمان لائے تھے۔ اور

خدا تعالےٰ کی معرفت

انہوں نے حاصل کر لی تھی وہ ہنستے کودتے میدانِ جنگ میں چلے جاتے تھے اور کہتے تھے دو بہترین باتوں میں سے ایک بات ہمیں مل جائے گی۔ انعامِ شہادت یا دین و دنیا کی نعمتیں۔ ان کو کوئی فکر اور گھبراہٹ نہیں ہوتی تھی۔

ہماری جماعت کو بھی یہ بنیادی چیز یاد رکھنی چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ جس کے لئے سُوء کا ارادہ کرتا ہے اس کے غضب سے اس کو کوئی بچا نہیں سکتا۔ اور اللہ تعالیٰ جب کسی شخص یا کسی قوم یا سلسلہ یا جماعت کے لئے رحمت کا ارادہ کرتا ہے تو دنیا کی کوئی طاقت اس جماعت کو

خدا تعالیٰ کی نعمتوں

سے محروم نہیں کر سکتی اور خدا تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کو چونکہ غلبۂ اسلام کے لئے پیدا کیا ہے اس لئے اس نے بڑی بشارتیں دی ہیں۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ ہمیں دُکھ دے رہے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہمارے اموال لوٹ رہے ہیں۔ ایذائیں پہنچا رہے ہیں۔ ساری دنیا میں احمدیت پھیل چکی ہے۔ ساری دنیا میں ہمیں تعصّب نظر آ رہا ہے۔ یورپ میں بھی نظر آ رہا ہے۔ افریقہ میں بھی نظر آ رہا ہے۔ جزائر میں بھی نظر آ رہا ہے لیکن خدا تعالےٰ کے فضل سے وہاں کے

احمدیوں کے دل مضبوط ہیں

اور وہ جانتے ہیں کہ تکلیفیں الٰہی سلسلوں میں شامل ہونے والوں کو پہنچتی ہی رہی ہیں۔ لیکن ان معمولی معمولی دنیا کی تکلیفوں کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ اس قدر انعام دیتا ہے کہ وہ تکلیف، تکلیف نہیں رہتی اور آخری کامیابی اسی کی ہوتی ہے جس کو اللہ تعالےٰ کامیابی دینا چاہے اور [illegible] کے نصیب میں اسے کرے۔

چھوٹی نسل جو میرے سامنے [illegible] اس نکتہ کو یاد رکھے کہ آپ چھوٹی [illegible] نہیں۔ نہ آپ کی نسل معمولی ہے۔ آپ کی

نسل غیر معمولی ہے۔ دنیا میں ہزاروں قومیں ہیں۔ افریقہ کے ایک ایک ملک میں بیسیوں سینکڑوں قبائل ہیں۔ ان کا اپنا ایک نام ہے "تابا قبیوں کے مقابل پر ان کا تعارف ہو ان کی بھی ایک نسل ہے ان کی عمریں بھی آپ جتنی ہیں۔ لیکن ان ہزاروں نسلوں کو اللہ تعالےٰ نے وہ بشارتیں نہیں دیں جو آپ کو دی گئی ہیں۔ یعنی آپ کے ذریعہ

ساری دنیا میں اسلام غالب آئیگا

اور آپ جس یقین کے مقام پر کھڑے ہیں یا جس یقین کے مقام پر آپ کو کھڑا ہونا چاہیئے وہ یقین کا مقام ان کے حصہ میں نہیں۔

آپ ایک تو اپنے لئے دعائیں کریں اور کوشش کرتے رہیں کہ یقین کے اس مقام سے بہک کر دوسری طرف نہ چلے جائیں اور آپ کے جو ہم عمر عالی ساری دنیا میں اس وقت بس رہے ہیں ان کے لئے بھی دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ ان کے لئے بھی

رحمت کے دروازے

کھولنے کے سامان پیدا کرے۔ اور اللہ تعالیٰ آپ کو ان کے لئے رحمت کے دروازے کھولنے میں ممد اور معاون بنائے۔ تاکہ آپ اس کے بڑے ثواب کے وارث ہوں۔ اللہ تعالےٰ اپنی رحمت سے ہی ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرما دے۔

آمین

(الفضل ۳ر نبوت ۱۳۴۷ ہش)

ایک مقدس مقام کی تزئین

بہشتی مقبرہ ایک مقدس مقام اور شعائر اللہ میں سے ہے۔ اس کی تزئین و آرائش کا کام چند سال سے جاری ہے۔ اور بہت سے مخیر احباب نے اس کی تزئین میں قابل قدر حصہ لیا ہے۔ اور احباب کو معلوم ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اب بہشتی مقبرہ میں باغ اور پھلواری لگانے کا کام کافی حد تک ہو چکا ہے۔ مگر ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے

لہٰذا مستطیع اور مخیر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ثواب دارین کی خاطر حسب حالات اس نیک کام میں حصہ لیں۔ نیز اپنے مفید مشوروں سے نوازیں۔ تاکہ اس مقدس مقام کو اس کی شان کے شایان بنایا جاسکے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

احمدیہ صوبائی کانفرنس اترپردیش کے موقع پر

لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور کے زیر انتظام خواتین کا کامیاب جلسہ

از اہلیہ محترمہ قریشی محمد فاروق صاحب سیکرٹری لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور یوپی

اس سال احمدیہ صوبائی کانفرنس علاقہ اترپردیش ۴-۵ر نومبر ۱۹۶۸ء کو شاہجہانپور میں منعقد ہوئی۔ صوبائی کانفرنس کے زیر اہتمام جہاں مردانہ پبلک جلسوں کا اہتمام ہوا وہاں لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور کے زیر انتظام مستورات کے جلسہ کا بھی انتظام کیا گیا۔ اگرچہ گزشتہ سال لکھنؤ میں منعقد ہونے والی احمدیہ صوبائی کانفرنس کے موقع پر لجنہ اماء اللہ کا جلسہ منعقد ہوا تھا لیکن شاہجہانپور میں منعقدہ جلسے کی دو اہم خصوصیات ہیں

اوّل یہ کہ اس جلسے میں صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ نے قادیان سے تشریف لاکر شرکت فرمائی جس وجہ سے جلسے کی رونق دوبالا ہو گئی

دوسرے اس جلسے کے لئے لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور نے خصوصی دعوت نامے طبع کروائے احمدیہ دعوت نامے غیر احمدی مستورات کو پہنچائے گئے۔ علاوہ ازیں پوسٹروں اور ہینڈ بلز کے ذریعہ بھی اس جلسے کی تشہیر ہوئی اگرچہ غیر احمدی مولویوں نے بڑے زور سے یہ ڈھنڈورہ پیٹا کہ جو عورت احمدیوں کے اس جلسے میں شرکت کرے گی اس کا نکاح ٹوٹ جائے گا لیکن اس اعلان کے باوجود کثرت سے غیر احمدی خواتین نے شرکت کی اور غیر احمدی علماء اپنے مقصد میں ناکام و نامراد رہے۔

لجنہ اماء اللہ کے جلسے میں شرکت کے لئے احمدی مستورات بھی کافی تعداد میں قادیان دہلی۔ کانپور۔ کٹیا۔ لکھنؤ۔ راٹھ اور امروہہ سے تشریف لا چکی تھیں۔ محترمہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ ۳ر نومبر کو بذریعہ پنجاب میل حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی معیت میں تشریف لائیں۔ اسٹیشن پر آپ کا استقبال بیگم صاحبہ محترم قریشی محمد صادق صاحب اور عاجزہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور نے کیا۔

اور جب آپ جائے قیام پر تشریف لائیں تو ممبرات لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور اور آمدہ مہمان مستورات نے مل کر صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور کی زیر قیادت آپ کا پرجوش استقبال کیا۔ پھولوں کے ہار آپ کو پہنائے گئے اور اَھلاً و سہلاً و مرحبا کے ساتھ آپ کو خوش آمدید کہا گیا

مسلم ہائی سکول کے ہال میں جلسے کا انعقاد

مورخہ ۵ر نومبر کو مسلم ہائی سکول کے وسیع ہال میں لجنہ اماء اللہ کے جلسے کا انعقاد ہوا۔ یہ جلسہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان کی زیر صدارت دس بجے صبح شروع ہوا۔ جلسے کا آغاز قرآن پاک کی تلاوت سے ہوا جو جنرل سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے خوش الحانی سے کی۔ بعد ازاں حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کی طرف سے آمدہ پیغام بھی عاجزہ نے پڑھ کر سنایا۔ جس میں سیدہ محترمہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر عمل کرنے کی بہنوں کو تلقین کی۔ نیز توجہ دلائی کہ احمدی بہنیں دعاؤں کی عادت ڈالیں کیونکہ یہ بہت بڑا ہتھیار ہے جو اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو عطا کیا ہے۔ (اس پیغام کا مکمل متن بدر کی ۲۰ر نبوت کی اشاعت میں شائع ہو چکا ہے)

اس روح پرور پیغام کے بعد تنویر اسلام بنت قریشی محمد عقیل صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایک نظم سنائی۔ ازاں بعد مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک پر تقریر کی۔ یہ تقریر پردے کے پیچھے ہوئی۔ مستورات بذریعہ لاؤڈ سپیکر اس تقریر کو سن رہی تھیں۔ آپ نے آنحضرت صلعم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر نہایت عمدہ رنگ میں روشنی ڈالی۔ اس تقریر کے بعد حفیظہ قدوس بنت مکرم حاجی عبد القدوس صاحب نے "کریں ذکر محمدؐ" کے عنوان سے ایک نظم سنائی۔

ازاں بعد ناصرہ تسنیم دہلوی بنت الحاج مولانا بشیر احمد صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایک موثر تقریر کرتے ہوئے بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کی صداقت پر دو اہم دلیلیں پیش کیں۔ اوّل ضرورت زمانہ۔ دوم تائید و نصرت الٰہی ان دو دلیلوں کی روشنی میں ثابت کیا کہ تمام عالم اسلام چودھویں صدی کے شروع میں بڑی بے تابی سے مسیح موعود کے ظہور کا منتظر تھا اور اس وقت سوائے بانی سلسلہ احمدیہ کے کوئی اور مدعی نظر نہیں آتا۔ دوسرے حضور کے دعوے کے بعد خدا کا سلوک آپ سے یہ نظر آتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ہر موقع پر آپ کی مدد کی۔ اور ہر میدان میں آپ کو فتح دی اور آج بفضلہ تعالےٰ جماعت احمدیہ کی شاخیں دنیا کے بڑے بڑے ممالک میں قائم ہو چکی ہیں۔ اور وہ دن دور نہیں جب جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کا جھنڈا سربلند ہوگا۔ اور اسی جماعت کے ذریعہ روحانیت ساری دنیا میں پھیلے گی۔ انشاء اللہ

اس تقریر کے بعد محترمہ آفریدہ ایم اے بی ایڈ بنت قریشی محمد عقیل صاحب اسٹیج پر تشریف لائیں اور انہوں نے وفات مسیح علیہ السلام پر ایک جامع تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ وفات مسیح کا مسئلہ کوئی انوکھا اور عجیب مسئلہ نہیں۔ کیونکہ اس دنیا میں خدا کا قانون ہے کہ ہر وہ شخص جو پیدا ہوتا ہے بالآخر فنا ہوتا ہے۔ قرآن مجید کی متعدد آیات سے آپ نے ثابت کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام باقی انبیاء کی طرح وفات پا چکے ہیں

اس تقریر کے بعد مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب کی اہلیہ محترمہ مبارکہ مریم صاحبہ نے ایک نظم سنائی پھر محترمہ نجمی خالدہ صاحبہ بنت قریشی محمد صادق صاحب شاہجہانپور نے "جماعت احمدیہ کا تعارف" کے عنوان پر ایک برجستہ تقریر کی اور بتایا کہ جماعت احمدیہ اسلام سے الگ کوئی تحریک نہیں بلکہ حقیقی اسلام ہی کا دوسرا نام احمدیت ہے۔ اور پھر جماعت احمدیہ کے خلاف مولویوں کے اس غلط اور جھوٹے پروپیگنڈہ کی قلعی کھولی کہ احمدیہ جماعت کا قبلہ اور کلمہ علیحدہ ہے۔ اور یہ کہ نعوذ باللہ جماعت احمدیہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تسلیم نہیں کرتی۔ آخر میں بتایا کہ اسلام کی موجودہ کمزوری کو دور کرنے کا انتظام اللہ تعالےٰ نے جماعت احمدیہ کے ذریعہ کیا ہے۔ اور جماعت احمدیہ کی کوششوں کے نتیجہ میں ہی اسلام کے لئے پھر اسی تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے دنوں میں آچکا ہے۔

اس تقریر کے بعد حسن پروین بنت مکرم محمد مجید صاحب سولیجہ کانپوری نے

"احمدیت کے تین بنیادی عقاید"

پر تقریر کی۔ مقررہ نے آیت وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ یَأْتِی مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَد سے استدلال کرتے ہوئے بتایا کہ اس آیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں تورات کی پیشگوئی کی تصدیق کی ہے اور دوسرے احمد نام کے ایک نبی کی آمد کی بشارت دی ہے۔ آیت کا سیاق وسباق بتاتا ہے کہ ان ہر دو نبیوں کی آمد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ہوگی۔ پس قرآن مجید کی اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت مسیح ناصری رسول کریم کی آمد سے قبل فوت ہو چکے ہوں گے۔ اور یہ کہ رسول پاک صلعم کے بعد بھی ایک شخص نے آنا ہے جس کا نام آپ نے احمد بتایا ہے۔

اس تقریر کے بعد مہر جہاں ایم اے بی ایڈ بنت قریشی محمد عقیل صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام ؎

"اسلام سے نہ بھاگو راہ ہدیٰ یہی ہے"

خوش الحانی سے سنایا

اس کے بعد محترمہ امۃ الباری صاحبہ اہلیہ قریشی محمد صادق صاحب نے "ہمارے فرائض کیا ہیں" کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ اسلام نے عورت کو ایک بلند مقام عطا کیا ہے۔ اور ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمیں اللہ تعالےٰ کا بے حد شکریہ ادا کرنا چاہیئے کہ اس نے رسول پاک کے ذریعہ عورت کو عزت کا مقام عطا فرمایا۔ اور اس کی صورت یہ ہے کہ ہم سب بہنیں اپنے ہر کام میں خدا کی رضا کو مدنظر رکھیں۔ مسلمان عورتوں نے ماضی میں خدا تعالےٰ سے تعلق قائم کر کے شاندار کام سرانجام دئے ہیں اور آج بھی ایسا کر سکتی ہیں۔ بشرطیکہ ہمارا تعلق خدا کے ساتھ استوار ہو۔

بالآخر آپ نے احمدی عورتوں کو ان اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی جو جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کے بعد ان پر عاید ہوتی ہیں

ان تقاریر کے بعد عاجزہ نے محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا اور آپ کی شاہجہانپور میں آمد پر آپ کو خوش آمدید کہا۔

ایڈریس کے بعد محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے بہنوں سے خطاب فرمایا آپ کا موضوع تھا

"احمدیت کیا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنے کی غرض کیا ہے"

شروع خطاب میں آپ نے بتایا کہ احمدیت کوئی نیا مذہب نہیں بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کا ظہور ہے۔ اس کے ساتھ ہی آپ نے جماعت احمدیہ کے بارہ میں مخالفین کی طرف سے پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کا ازالہ کیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متعدد تحریریں ثبوت میں پیش کیں

بعد ازاں آپ نے بتایا کہ مسلمان مسیح موعود اور امام مہدی کے شدید منتظر تھے۔ اور ان کا انتظار اس لئے کیا جا رہا تھا کہ وہ آ کر مسلمانوں کی کمزوریوں کو دور کریں۔ آپ نے بتایا کہ حضرت مرزا صاحب ہی وہ موعود مسیح ہیں جن کا انتظار مسلمان کر رہے تھے۔ آپ نے مسیح و مہدی کی ان علامات کا بھی تذکرہ کیا جو حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تھیں۔ مثلاً اسلام کی کمزوری دجال کا ظہور۔ سورج اور چاند کو رمضان شریف کے مہینے میں گرہن لگنا وغیرہ۔

صدر صاحبہ محترمہ نے جماعت احمدیہ کی موجودہ ترقی پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بالکل ابتدائی زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے وعدہ فرمایا تھا کہ وہ آپ کو پاکبازوں کی جماعت عطا کرے گا۔ چنانچہ آپ کو اللہ تعالےٰ نے وہ جماعت دی جو اسلام کی اشاعت کا اہم فریضہ ادا کر رہی ہے

آخر میں آپ نے لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور کے پیش کردہ ایڈریس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنے خطاب کو ختم فرمایا۔

آپ کے خطاب کے بعد محترم جناب الحاج مولانا بشیر احمد صاحب فاضل نے تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ دنیا میں کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس کی مخالفت نہ ہوئی ہو۔ حتیٰ کہ سرور دو عالم حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بھی اس مخالفت سے نہ بچ سکے۔ حضور کی مخالفت کے متعدد واقعات بیان کرتے ہوئے آپ نے ایک بڑھیا کا دلچسپ واقعہ بیان کیا جس کا سامان اٹھا کر آنحضرت صلعم اس کے گھر تک چھوڑ آئے۔ اور اس بڑھیا نے مکہ کے ایک بہت بڑے جادوگر سے (یعنی آنحضرت محمد صلعم سے) دور رہنے کی تلقین کی

اس واقعہ کو بیان کر کے آپ نے بتایا کہ کس طرح دشمن آنحضرت صلعم کے متعلق یہ مشہور کئے ہوئے تھے کہ نعوذ باللہ آپ جادوگر ہیں

اسی طرح آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بھی سخت مخالفت ہوئی لیکن دیکھنا یہ ہے کہ اس مخالفت کے بعد اللہ تعالےٰ کا آپ سے سلوک کیسا رہا۔ اگر اللہ تعالےٰ نے آپ کے ساتھ وہی سلوک کیا جو وہ اپنے پیارے بندوں سے کرتا رہا ہے تو پھر حضرت مرزا صاحب کے دعوے پر ہم سب کو غور کرنا چاہیئے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ جھوٹوں کی کبھی مدد نہیں کیا کرتا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہی سچ فرمایا ؎

کبھی نصرت نہیں ملتی در مولیٰ سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

لجنہ کے اس جلسہ کی یہ آخری تقریر تھی

اس تقریر کے بعد صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور زاہدہ محترمہ ڈاکٹر محمد عابد صاحب نے سیدہ امۃ القدوس صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی خدمت میں لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور کی طرف سے ایک تحفہ پیش کیا۔ جس کے بعد صدر صاحبہ نے دعا کرائی اور ایک بجے یہ اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا

میں بحیثیت سیکرٹری لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور ان سب بہنوں کا جنہوں نے اس جلسہ میں شرکت کی چاہے وہ شاہجہانپور سے تشریف لائیں یا وہ بہنیں جو باہر کی جماعتوں سے آکر شریک ہوئیں شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی جزائے خیر عطا فرمائے۔ قارئین سے درخواست ہے کہ اس جلسے کے بہترین نتائج کے برآمد ہونے کے لئے دعا فرمادیں

قادیان سے محترمہ امۃ السلام قریشی زوجہ یونس احمد صاحب اسلم درویش مرحوم بھی اس جلسے میں شرکت کے لئے مع بچوں کے تشریف لائی تھیں۔ بہنیں ان کو خاص طور پر اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اسلم صاحب کی وفات کے بعد جملہ ذمہ داریوں کا بوجھ ان کے کمزور کندھوں پر ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے اس بوجھ کو برداشت کرنے کی انہیں توفیق عطا فرمائے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

موضع کٹیا میں لجنہ اماء اللہ کا جلسہ

مورخہ ۲؍ نومبر کو موضع کٹیا میں مستورات کی غرض سے ایک جلسے کا انتظام کیا گیا۔ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے مشورہ سے طے پایا کہ اس موقعہ پر مستورات بھی موضع کٹیا جائیں تاکہ موضع کی احمدی وغیر احمدی مستورات سے ملاقات کی جائے۔ اور اگر ممکن ہو تو وہاں ایک مختصر سا جلسہ بھی کر لیا جائے۔

چنانچہ متعدد مستورات صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی معیت میں مورخہ ۲؍ نومبر کو کٹیا پہنچیں اور وہاں پہنچ کر عصر کی نماز ادا کی گئی اور اس کے بعد سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ کی زیر صدارت ایک جلسے کا انعقاد ہوا۔

جلسے کا آغاز قرآن مجید کی تلاوت سے ہوا۔ جو سیکرٹری لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور نے کی۔ ازاں بعد لجنہ اماء اللہ کا عہد دوہرایا گیا۔ جس کے بعد حمیدہ خاتون صاحبہ نے نظم سنائی محترمہ صدر صاحبہ نے افتتاحی تقریر کی جس میں آپ نے سیدنا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر روشنی ڈالی۔ نیز بتایا کہ حضور کی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت امام مہدی کا ظہور ہو چکا ہے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کے کئی کارنامے بیان کئے۔ اور بالآخر بہنوں کو زریں نصائح فرمائیں۔

بعد ازاں نصیرہ خاتون صاحبہ بریلوی بنت قریشی محمد یونس صاحب نے

"محسن اعظم کے عورتوں پر احسانات"

سے متعلق ایک مضمون سنایا

اس کے بعد موضع کٹیا میں لجنہ اماء اللہ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اور یہ طے پایا کہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور وقتاً فوقتاً کٹیا جا کر وہاں کے کام کی نگرانی کریں گی اور اجلاسوں وغیرہ کی کارروائی کا اجراء کریں گی۔

بالآخر محترمہ صدر صاحبہ مرکزیہ نے دعا کرائی اور جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا

بعد نماز مغرب مستورات نے مردانہ جلسہ کی کارروائی کو سنا۔ مردانہ جلسہ کے اختتام پر سب مستورات نے کھانا کھایا اور کھانے سے فارغ ہو کر رات کی چاندنی میں یہ قافلہ مردوں کی معیت میں ڈیڑھ میل کے فاصلہ کو پیدل طے کر کے سڑک پر پہنچا جہاں بس ہمارا انتظار کر رہی تھی۔ بعض کمزور مستورات کے لئے کٹیا کے بھائیوں نے بیل گاڑی کا بھی انتظام کر دیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

رات ساڑھے گیارہ بجے یہ قافلہ شاہجہانپور واپس پہنچا۔ یہ سفر نہایت ہی روح پرور ماحول میں طے ہوا۔ موضع کٹیا کو جانے کے لئے ایک بس ریزرو کرائی گئی۔ اس بس کے اخراجات مکرم محمد عقیل صاحب قریشی۔ مکرم محمد فاروق صاحب قریشی۔ مکرم محمد صادق صاحب قریشی مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی اور مکرم محمد ناصر صاحب قریشی اور مکرم ڈاکٹر محمد راشد صاحب قریشی نے ادا کئے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

یہی بس شاہجہانپور واپس لے کر آئی۔ آتے اور جاتے وقت سب افراد

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

کا ورد اونچی زبان سے کر رہے تھے۔ روحوں پر ایک وجد کی کیفیت طاری تھی۔ غرضیکہ یہ سارا وقت نہایت ہی اچھے ماحول میں گزرا

خدا تعالےٰ جماعت احمدیہ شاہجہانپور کو جزائے خیر عطا فرماوے جنہوں نے یہ سب انتظامات کئے۔ اور اللہ تعالےٰ اس کے بہترین ثمرات برآمد فرمائے۔ آمین ثم آمین

حصہ آمد کا سات ماہ کا حساب

دفتر ہذا کی طرف سے جملہ موصیان کی خدمت میں حصہ آمد کا سات ماہ کا حساب بھجوایا جا چکا ہے۔ اور بقایادار موصی صاحبان کو بقایا کی ادائیگی کے لئے توجہ دلائی جا چکی ہے۔ جملہ جماعتوں کے صدر صاحبان و سیکرٹریان مال سے درخواست ہے کہ وہ بقایاداران سے وصولی کی خاص کوشش فرمادیں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

قسط اول

قرآنِ کریم کامل جامع، عالمگیر اور ناسخِ بائبل کتاب ہے

پادری برکت اللہ صاحب ایم اے کی خام خیالیوں کا جواب

از محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

پادری برکت اللہ صاحب ایم اے مسیحی کلیسیا کے ایک ممتاز اور مایہ ناز عالم ہیں۔ اور وہ ایشیاٹک سوسائٹی لنڈن کے ممبر بھی ہیں۔ اور کسی تعارف کے محتاج نہیں مگر وہ جب اسلام کے خلاف قلم اٹھا کر لکھنے بیٹھتے ہیں تو ایسی ایسی ذٹلیات اور لن ترانیاں ہانکتے ہیں کہ دنیا معلوم ہوتا ہے گویا ان کی عداوت اسلام حد سے تجاوز کر گئی ہے یا پھر وہ بائیبل اور قرآن کریم سے نابلد محض ہیں۔ غلط سلط اور اناپ شناپ جو کچھ بھی ان کے منہ سے نکل جاتا ہے، اسے قرآن کریم و اسلام اور بائیبل کی طرف منسوب کر کے یا ان کی باتوں سے گریز کر کے خلاف درنغات لکھتے چلے جاتے ہیں۔ اور نہیں سوچتے کہ کوئی محقق انہیں کیا سمجھے گا۔ وہ تو محض مسلمانوں کو مغالطہ دینا اور عیسائیوں کو خوش کرنا چاہتے اور دنیا کو بتانا چاہتے ہیں کہ میں ایک بڑا زبردست عالم و محقق ہوں۔ اس دفعہ انہوں نے مسیحی رسالہ "اخوت" لاہور کی جلد ۱۲ شمارہ ۸ و ۹ فروری و اپریل ۱۹۶۸ء میں "بائیبل (الکتاب) اور قرآن کا صحیح رشتہ" کے زیر عنوان ایک طویل مضمون قرآن کریم کے ناقص اور بائیبل کا محتاج ہونے کے بارہ میں لکھا ہے۔ جس میں انہوں نے حسب عادت دیانتداری کا خون کر ڈالا ہے۔ انہوں نے قرآن کریم کی آیات کے مطالب کو بگاڑنے کا فرض پوری طرح ادا کیا ہے۔ اور قرآن کریم نے جو پادریوں کے متعلق اخفاء حق کا ذکر فرمایا ہے اس کی انہوں نے تصدیق کر دی ہے۔ نیز انہوں نے قرآن کریم کو بائیبل کا محتاج قرار دے کر اس کے ساتھ ساتھ بائیبل پر ایمان لا کر اس پر بھی عمل کرنے کی مسلمانوں کو دعوت دی ہے۔

بائیبل کی حقیقت اور اس کی تہذیب کے نمونے جسے پادری صاحبان ساری دنیا میں رائج کرنا چاہتے ہیں ہم اس مضمون کے آخر میں پیش کریں گے۔ اور اس کی اعلیٰ روحانیت جس کا پادری صاحب نے بڑے زور سے دعویٰ کیا ہے سے پردہ اٹھائیں گے۔ اس جگہ ہم ان کے اوپر والے دعوے کا جائزہ لینا چاہتے ہیں۔

پادری صاحب موصوف کا کہنا ہے کہ قرآن کریم تکمیل، ہمہ گیری اور کامل تفصیل کے دعوٰی کے باوجود مانتا ہے کہ وہ ناقص ہے مسلمان اسے کامل ثابت کرنے کے لئے ہاتھ پاؤں مارتے رہتے ہیں۔ حالانکہ مسلمانوں کی اکثریت (چکڑالویوں اور اہلِ قرآن کے سوا) قرآن کریم کو احادیث کا محتاج مان کر ناقص تسلیم کر چکی ہے۔ اور احادیث کے متعلق بھی مانتی ہے کہ وہ ظنیات کا مجموعہ ہے۔

پادری صاحب کہتے ہیں کہ اس سے صاف ظاہر ہے کہ قرآن کریم کامل کتاب نہیں وہ غیروں کا محتاج ہے۔ شرعی احکام کے لحاظ سے بھی، اور روحانیت کے اعلیٰ اصولوں کے اعتبار سے بھی۔ اس کے مقابلہ میں وہ بائیبل کو دونوں اعتبار سے کامل و مکمل قرار دیتے ہیں

پادری صاحب فرماتے ہیں کہ چونکہ احادیث کا ظنی مجموعہ علماء اسلام کے نزدیک قابل اعتماد اور محفوظ نہیں۔ لہذا قرآن کریم کو اس کا محتاج قرار نہیں دیا جا سکتا۔ احادیث قرآن کریم کے نقص کو دور نہیں کر سکتیں بلکہ اس کے نقص کو دور کرنے والی کوئی اور ہی چیز ہے اور وہ اسے بائیبل قرار دیتے ہیں

اس کے متعلق ہمارا جواب یہ ہے کہ مسلمانوں کو تین چیزیں ملی ہیں (۱) قرآن کریم جو کہ اصولی تعلیمات کے لحاظ سے کامل و مکمل جامع اور ہمہ گیر ہے۔ اس بارہ میں قرآن کریم نے خود دعوٰے کیا ہے۔ وہ ہر اصولی چیز کی تفصیل اپنے اندر رکھتا ہے۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اس میں غیر ضروری جزئیات درجزئیات اور بدل جانے والے حالات کے تحت آنے والے احکام کی بھی تفصیل موجود ہے۔ بلکہ اس کے کامل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس میں مستقل اصولی تعلیمات کی تفصیلات کامل طور پر حسب ضرورت آگئی ہیں اور بدل جانے والی وقتی ضروریات کے متعلق یہ آزادی دے رکھی ہے کہ حسب حالات فیصلہ کر لیا جائے تا دماغی ارتقاء کا سلسلہ ختم نہ ہو۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰؑ کی تورات کے متعلق بھی فرمایا ہے کہ ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً کہ نیکوں پر نعمت کو پورا کرنے اور ہر ایک امر کی وضاحت بتفصیل کرنے اور ہدایت دینے اور رحم کرنے کی غرض سے ہم نے موسیٰؑ کو کتاب دی تھی (انعام ع ۲۰ آیت ۱۵۵)

یہ تو پوری تورات کے متعلق بتایا ہے۔ مگر الواح موسیٰؑ کے احکام عشرہ کے متعلق بھی یہی فرمایا ہے۔ وَكَتَبْنَا لَهٗ فِى الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ (اعراف ع ۱۷ آیت ۱۴۶) پس الواح میں ہر امر کی بیان کردہ تفصیل اور لحاظ سے ہے۔ اور پوری تورات میں بیان کردہ احکام کی تفصیل اور لحاظ سے۔ دونوں کی تفصیل میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ مگر ہر دو کے متعلق فرمایا ہے کہ ان میں ہر امر کی تفصیل تھی۔ حالانکہ الواح میں وہ تفصیل نہیں جو تورات میں ہے۔ ایسا ہی قرآن کریم کے متعلق جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس میں ہر امر کی تفصیل ہے تو یہ تفصیل بائیبل کے احکام کے مقابلہ میں اصولی طور پر ہر مستقل امر کی بتائی ہے۔ پادری صاحب نے خود اس بارہ میں آیات نقل کر دی ہیں۔ لکھتے ہیں:-

قرآن تو یہ دعوٰے کرتا ہے کہ "وہ ہر شے کی تفصیل ہے" (یوسف ع ۱۲) "اس میں ہر ایک چیز کو ہم نے (خدا نے) کھول کر بیان کر دیا ہے" (بنی اسرائیل ع ۱۳) "اس نے (خدا نے) تمہاری طرف (اے محمد) مفصل کتاب نازل کی ہے" (انعام ۱۱۵) "جو ہر ایک چیز کو بیان کر دینے والی ہے" (نحل ۸۹)

پادری صاحب لکھتے ہیں کہ ان آیات کا مطلب صاف ہے کہ "اس کتاب میں ہر شے کی تمام ضروری تشریحات اور تفصیلات موجود ہیں"

قرآن کریم نے نئی وحی کی ضرورت کے بیان کے ضمن میں خود فرمایا ہے مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ (البقرہ ۱۰۷) سابقہ صحف کے احکام اور آیات میں سے جو بھی حکم اور آیت منسوخ کرتے یا اسے ترک کر دیتے ہیں اس سے بہتر لے آتے ہیں۔ یا پھر حسب ضرورت اس جیسا ملتا جلتا حکم لے آتے ہیں۔ اس لئے اہلِ کتاب اور مشرکین کا اس سے بگڑنا بیکار ہے۔ اللہ تعالےٰ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت سے خاص کرتا ہے اور کسی کے بگڑنے کی پرواہ نہیں کرتا (ایضاً ۱۰۶)

پس قرآن کریم نے خود بتا دیا ہے کہ بعض احکام تورات کے قرآن کریم میں نہیں لائے گئے۔ اور ان کو رد کر دیا گیا ہے۔ ہاں حسب حالات و ضروریات بعض اور احکام مفصل اور افضل بیان کر دئے گئے ہیں۔ اور اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ فرما کر بتا دیا کہ قرآن کریم کامل و مکمل کتاب ہے۔ مگر ایسا دعوٰے تورات میں کہیں نظر نہیں آتا۔ اور نہ ہی حضرت مسیحؑ نے اس کی تائید فرمائی ہے۔ بلکہ انہوں نے تو فرمایا ہے کہ جو تعلیم تورات کی وہ پیش کر رہے ہیں وہ ناتمام ہے اور ان کو ابھی بہت سی باتیں بیان کرنا ہے۔ جن کی اس وقت لوگوں کو برداشت نہ تھی۔ چنانچہ فرمایا:-

"مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنا ہے مگر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن جب وہ یعنی روح حق آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھلائے گا۔"

(یوحنا ۱۶ : ۱۲-۱۳)

اس سے ظاہر ہے کہ کامل و مکمل تعلیم ان کے جانے کے بعد آنے والی تھی۔ ان کا اشارہ اپنے بعد آنے والی قرآنی تعلیم کی طرف تھا۔ سو قرآن کریم نے آکر کامل و مکمل تعلیم مع ضروری تفصیلات کے پیش کر دی اور ساتھ ہی دعوٰے بھی کر دیا کہ اب تعلیم مکمل ہو گئی ہے۔ اور یہ قرآن پہلی کتب کی تصدیق کرتا ہے۔ یعنی اس نے آکر پہلی پیشگوئیوں کو سچا کر دکھایا ہے۔ اس لئے اس کا ماننا تمہارے لئے ضروری ہے۔

یہ کہنا کہ بائیبل کی تعلیم قرآن کی کمی کو پورا کرتی ہے نرا تحکم ہے جس کا کوئی ثبوت نہیں۔ بائیبل شرعی احکام اور روحانی امور کی تکمیل کے لحاظ سے قرآن کریم کی پاسنگ بھی نہیں۔ پادری صاحب نے اپنے دعوٰی کے ثبوت میں کوئی دلیل نہیں دی

دوسری چیز سنتِ رسول ہے۔ آنحضرت صلعم نے قرآن کریم پر عمل کر کے عملی طور پر اسے لوگوں میں رائج کر دیا۔ اور اس عمل نے بہت سی تفصیلات و تشریحات سے مستغنی کر دیا۔ اس لئے ان کی قرآن کریم میں موجودگی کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ گویا مسلمانوں کے پاس قولی اور عملی دونوں طرح کا قرآن موجود ہے۔ اور وہ دونوں ایک دوسرے کے لئے بطور تفصیل کے ہیں۔ اور دونوں قطعی اور متواترات سے ہیں۔ جن باتوں کے متعلق کبھی وضاحت کی ضرورت پیش آنے والی تھی ان کے متعلق فرما دیا اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ

کہ ان کی وضاحت ہمارے ذمہ ہے۔ پس اگر کبھی قرآن کی وضاحت کی ضرورت پیش آنے والی ہو تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے وحی کا دروازہ کھلا رکھا ہے۔ مجددین اور مسیح موعود کے لئے وعدہ دیا ہے۔ جو پورا ہو رہا ہے۔

تیسری چیز حدیث ہے۔ بیشک حدیث ظنی چیز ہے مگر وہ صرف بطور تائید کے ہے اس کا وجود ڈیڑھ سو سوا سو سال کے بعد سامنے آیا اور اس کی تدوین ہوئی۔ اگر یہ احادیث جمع نہ ہوتیں تو اس سے قرآن کریم کو کچھ بھی نقصان نہ تھا کیونکہ قرآن کریم اس سے قبل رائج و راسخ ہو چکا تھا۔ پس حدیث کا وجود محض تائیدی چیز ہے۔ قرآن کریم کا اس پر دارومدار نہیں اور نہ وہ قرآن کریم پر قاضی و حکم ہے نہ وہ اس کی مکمل و متمم ہے کہ اس کے ظنی ہونے کی وجہ سے اسے رد کر کے کہہ دیا جائے کہ وہ قرآن کی مزعومہ کمی کو پورا نہیں کر سکتی بیشک احادیث کے بہت سے فائدے ہیں مگر قرآن کریم کا ان پر بھروسہ نہیں وہ اپنی جگہ کامل جامع اور عالمگیر ہے۔ وہ احادیث اور بائیبل کا محتاج نہیں۔ ہاں ان دونوں چیزوں سے اس کی تائید ضرور ہوتی ہے۔ چنانچہ اس نے بائیبل کی ان پیشگوئیوں کو جو اس کے متعلق ہیں پورا کر کے اہل کتاب کے سامنے پیش کیا ہے۔ اور پھر یَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ کا اعلان کر کے ان کو مشترکہ تعلیم کی طرف دعوت دی ہے اور ان کی غلطیوں کی اصلاح اور اختلافات کا فیصلہ کر کے بائیبل کے مقابلہ میں اپنی ضرورت کا ثبوت واضح طور پر ان کے سامنے رکھا ہے۔

پادری صاحب نے لکھا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے بھی قرآن کریم کے مکمل ہونے کا دعوے رکھنے کے باوجود کوئی ثبوت نہ دیا۔ اور خط کا جواب نہ دینے کے علاوہ براہین میں جواب شائع کرنے کا وعدہ بھی پورا نہ کیا۔ اور ٹال گئے۔ دراصل بات یہ ہے کہ حضرت اقدس نے براہین احمدیہ میں جو دس ہزار روپیہ کا انعام قرآن کریم کی حقانیت کے بارہ میں دینے کا اعلان فرمایا تھا۔ اس نے تمام غیر اہل مذاہب کی کمریں توڑ دی تھیں۔ اور ان کو لاجواب کر دیا تھا۔ اس میں آپ نے دیگر الہامی کتب کے مقابلہ میں قرآن کریم کی افضلیت کو پیش کرتے ہوئے اعلان فرمایا تھا کہ

"میں جو مصنف اس کتاب براہین احمدیہ کا ہوں یہ اشتہار اپنی طرف سے بوعدہ انعام دس ہزار روپیہ بمقابلہ جمیع ارباب مذہب اور ملت کے جو حقانیت فرقان مجید اور نبوت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے منکر ہیں۔ اتماماً للحجۃ شائع کر کے اقرار صحیح قانونی اور عہد جائز شرعی کرتا ہوں کہ اگر کوئی صاحب منکرین میں سے مشارکت اپنی کتاب کی فرقان مجید سے ان سب براہین اور دلائل میں، جو ہم نے در بارہ حقیقت فرقان مجید اور صدق رسالت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اس کتاب مقدس سے اخذ کر کے تحریر کی ہیں اپنی الہامی کتاب میں سے ثابت کر کے دکھلا دیں یا اگر مقدار میں ان کے برابر پیش نہ کر سکیں تو نصف ان سے یا ثلث ان سے یا ربع ان سے یا خمس ان سے نکال کر پیش کرے یا اگر بکلی پیش کرنے سے عاجز ہو تو ہمارے ہی دلائل کو نمبروار توڑ دے تو ان سب صورتوں میں بشرطیکہ تین منصف مقبولہ فریقین بالاتفاق یہ رائے ظاہر کر دیں کہ ایفائے شرط جیسا کہ چاہیئے تھا ظہور میں آ گیا ہیں مشتہر ایسے مجیب کو بلا عذرے و حیلے اپنی جائداد قیمتی دس ہزار روپیہ پر قبض و دخل دے دونگا"

(براہین احمدیہ حصہ اول)

اس اشتہار کے مقابلہ پر کسی عیسائی کو سامنے آنے کی جرأت نہ ہوئی۔ حالانکہ اگر تورات کامل و مکمل تھی اور قرآن کریم ناقص تھا۔ اور بائیبل کا محتاج تو چاہیئے تھا کہ پادری صاحبان میدان میں نکل کر اس کا ثبوت دیتے ان کے لئے تو عید کے دن تھے۔ پھر وہ کیوں دبک کر گھروں میں گھس گئے۔ اور باہر نکلے اور قرآن کریم کے مقابلہ میں بائیبل کا یہ کمال پیش نہ کیا۔ چونکہ پادریوں کو اس بارہ میں شکست فاش ہو چکی تھی اس لئے حضرت اقدس نے مزید اس بارہ میں لکھنا غیر ضروری خیال کر کے اپنی توجہ اس خط سے ہٹالی۔ اور اپنی کتب، کشتی نوح۔ کتاب البریہ اور نور القرآن و چشمۂ معرفت میں قرآن کریم کی برتری و افضلیت کا بار بار ثبوت پیش فرمایا مگر کسی عیسائی کو تردید کی جرأت نہ ہوئی۔ اس شکست کو چھپانے کے لئے پادری برکت اللہ صاحب نے لکھ دیا ہے کہ آپ نے سائل کے خط کا جواب باوجود وعدہ کے نہ دیا۔ خدا تعالیٰ نے قصہ کوتاہ کر کے قرآن کریم کی افضلیت کا ایک مستقل ثبوت بہم پہنچا دیا۔ ورنہ درد سر بسیار بود۔

پادری صاحب کا کہنا ہے کہ قرآن کریم نے مسلمانوں کو اپنی کمی محسوس کر کے اس کمی کو دور کرنے کا اصول یہ بتلایا تھا کہ إِن كُنتَ فِي شَكٍّ مِّمَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ فَاسْأَلِ الَّذِينَ يَقْرَءُونَ الْكِتَابَ مِن قَبْلِكَ کہ اے محمدؐ جس بات کا تم کو علم نہ ہو بائیبل والوں سے پوچھ لیا کرو۔ پھر فرمایا هَدَى اللَّهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ (انعام ۹۰) کہ تو پہلے صحف والوں کی ہدایت کی پیروی کر۔ پادری صاحب فرماتے ہیں کہ آپؐ نے اس پر عمل بھی کیا۔ (قصص ۴۸-۴۹) پھر فرمایا فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ (نحل ۴۵) کہ بائیبل والوں سے دریافت کر لیا کرو۔

پادری صاحب لکھتے ہیں کہ اس سے ظاہر ہے کہ آپ قرآنی آیات کو قرآنی آیات سے حل نہ کر سکتے تھے۔ اس لئے بائیبل سے مدد لینے کا حکم ہوا۔ مگر مسلمانوں نے اسے پیٹھ پیچھے پھینک کر کہہ دیا کہ قرآن کا حل قرآن اور حدیث سے ڈھونڈو۔ جب اس کا رسول یہ کام نہ کر سکا تو دوسروں کی کیا مجال ہے۔

سو اس کے متعلق ہماری عرض ہے کہ آنحضرت صلعم نے خود فرمایا ہے کہ القرآن يفسر بعضه بعضا کہ قرآن کا ایک حصہ دوسرے کی تفسیر بیان کرتا ہے۔ اور قرآن کریم میں خود اللہ تعالیٰ نے اس بارہ میں فرمایا ہے وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِن كُلِّ مَثَلٍ (بنی اسرائیل ۹۰) کہ تحقیق ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لئے ہر قسم کی ضروری بات و مثال مختلف پیرایوں میں بیان کر دی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ ضروری امور قرآن میں آ گئے ہیں۔ جو امور بیان نہ ہوں ان کو ان پر قیاس کر لیا کرو۔ اور ان سے فائدہ اٹھا کر اپنے اجتہاد سے مسائل اخذ کر لیا کرو۔ نیز اپنی طرف سے إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ کہہ کر اس کی امداد کا وعدہ دیا۔

باقی رہا اصل ۔۔ کہ آپ کو سابقہ صحف کی اتباع کی ہدایت ہوئی ہے سراسر خلاف واقعہ ہے۔ یہ بات پادری صاحب نے اپنے پاس سے من گھڑت پیش کر دی ہے قرآن کریم نے بائیبل کو محرف و مبدل قرار دیا ہے تو اس کے متعلق یہ کیونکر کہہ سکتا ہے کہ تم بائیبل پر عمل کیا کرو۔ اگر ایسا حکم ہوتا تو سارے عرب میں مسلمانوں کے ذریعہ کلیسیائیں ہی کلیسیائیں قائم ہو جاتیں اور یہود و نصاریٰ اور مسلمان سب ایک ہی جماعت بن جاتے۔ اور افتراق مٹ جاتا۔ مگر ایسا ہونے کی بجائے عرب سے ان کی کلیسیائیں مٹ گئیں۔ اور پھر عیسائیوں و مسلمانوں میں آج تک اتحاد نہیں ہو رہا۔

یہ بھی قابل غور بات ہے کہ اس صورت میں قرآن کریم کے آنے کی کوئی ضرورت ہی نہ ہوتی۔ صرف بائیبل ہی کافی سمجھی جاتی اور اسی کا راگ الاپا جاتا۔ مذہب اسلام کا وجود ہی نہ ہوتا۔

قرآن کریم کی مذکورہ آیات میں تو یہ کہا گیا ہے کہ اے مسلمانو! تم ان یہود و نصاریٰ کے گمراہ فرقوں اور محرف و مبدل صحف کی بجائے انبیاء کی اس صحیح تعلیم پر عمل کرو جو ہم نے قرآن کریم میں تمہیں بتادی ہے۔ کہاں یہ بات اور کہاں پادری صاحب کی یہ بات کہ تم لوگ یہود و نصاریٰ کے ہر قسم کے رطب و یابس اور اخلاق و روحانیت سے گرے ہوئے مواد کو جو انہوں نے تورات اور صحف انبیاء میں اپنی طرف سے جمع کر دیا ہے، قبول کر کے اس پر عمل کرو۔ اس جگہ قرآن کریم نے مشرکین کو ارشاد فرمایا کہ وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوحِي إِلَيْهِمْ فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ (انبیاء ۸) یعنی تجھ سے پہلے بھی ہم نے صرف مردوں کو ہی رسول بنا کر بھیجا تھا جن کی طرف ہم وحی کیا کرتے تھے۔ اگر اے کافرو! تم یہ بات نہیں جانتے تو اہل کتاب سے پوچھ لو مگر پادری صاحب نے اس میں خطاب مسلمانوں کی طرف قرار دیا ہے جو خلاف واقعہ ہے۔ یہ خطاب دراصل مشرکین سے ہے کیونکہ وہ فرشتوں اور خدا کا رسول بن کر آنے کا مطالبہ کرتے تھے۔ جس کا دوسری جگہ ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو فرمایا ہے کہ تمہارا یہ مطالبہ ہماری سنت قدیمہ جاریہ کے خلاف ہے۔ بنی اسرائیل کی طرف رسول آتے رہے ہیں تم ان سے دریافت کر سکتے ہو کہ کبھی ہم نے ظاہری طور پر کسی فرشتہ کو رسول بنا کر ان کی قوم کی طرف بھیجا ہے؟ ہرگز نہیں۔

پس پادری صاحب کا مغالطہ ظاہر ہو گیا ہے ایسا ہی سورۂ نحل میں فرمایا ہے وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوحِي إِلَيْهِمْ فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ (نحل ۴۴) اس آیت میں بھی کفار مشرکین جو لا يبعث الله من يموت کا عقیدہ رکھتے تھے کو مخاطب کر کے ان کے مطالبہ رسالت فرشتہ کو باطل قرار دیا ہے اور اس کے لئے ان کے سامنے اہل کتاب کی شہادت پیش کی ہے۔ اس میں یہ کہیں نہیں کہا گیا کہ اے مسلمانو تم اہل کتاب کی محرف و مبدل کتب کی پیروی کیا کرو۔ اور ان کو کامل و مکمل یقین کر کے ان کو اپنا دستور العمل بناؤ۔ پادری صاحب نے اتنا بڑا مغالطہ دیا ہے جو اپنی مثال آپ ہے۔

(باقی آئندہ)

درخواست دعا

خاکسار کے والد محترم چوہدری گیلانی خاں صاحب لمبا عرصہ رعشہ بیمار ہیں ان کی صحتیابی کے لئے نیز میرا کاروبار آجکل اچھا نہیں ہے اس کی بہتری کے لئے دعا کی درخواست ہے

خاکسار رشید احمد۔ نصرت کمیشن شاپ جڑانوالہ

بمبئی اور مدراس کے مبلّغین کا تبادلہ

الحق بلڈنگ بمبئی کا چارج مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ نے لے لیا

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے اپنے ریزولیشن نمبر ۳۰۶ معمولی مورخہ ۹/۶۸ ۱۹ کے ذریعہ مولوی محمد عمر صاحب فاضل مالاباری مبلغ مدراس کو مدراس سے بمبئی اور مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ بمبئی کو بمبئی سے مدراس تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا تھا چنانچہ اس فیصلہ کی تعمیل میں مولوی محمد عمر صاحب نے بمبئی پہنچ کر احمدیہ مسلم مشن بمبئی کا چارج لے لیا ہے۔ ان کا ایڈریس یہ ہوگا:۔ مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ۔ احمدیہ مسلم مشن۔ الحق بلڈنگ۔ ۱۷ کلب بیک روڈ بمبئی ۸۔

چونکہ بمبئی میں ایک بلڈنگ بنام "الحق بلڈنگ" صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ملکیتی ہے جس کی مرمت وغیرہ کے انتظامات بھی ہوتے ہیں۔ اور اس سے قبل ان انتظامات کا مختار نامہ مولوی سمیع اللہ صاحب کے پاس تھا لہٰذا صدر انجمن احمدیہ قادیان نے اپنے ریزولیشن نمبر ۱۲۵ (ذوالفارملی) مورخہ ۱۱/۶۸ ۱۹ کے ذریعہ سے مولوی سمیع اللہ صاحب کا مختار نامہ منسوخ کرنے اور مولوی محمد عمر صاحب کو مختار نامہ دینے کا فیصلہ فرمایا تھا۔ چنانچہ اس ریزولیشن کے مطابق کارروائی عمل میں آچکی ہے۔ مولوی سمیع اللہ صاحب کا مختار نامہ واپس مرکز میں آچکا ہے۔ اور نیا مختار نامہ کورٹ میں رجسٹری ہو کر مولوی محمد عمر صاحب کو بھجوایا جاچکا ہے۔ گویا اب احمدیہ مسلم مشن بمبئی اور الحق بلڈنگ بمبئی کے انچارج مولوی محمد عمر صاحب ہیں۔ اور مولوی سمیع اللہ صاحب کا کسی قسم کا تعلق احمدیہ مسلم مشن بمبئی اور الحق بلڈنگ بمبئی اور احمدیہ قبرستان بمبئی سے نہیں ہے

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

صدقۃ الفطر

صدقۃ الفطر بظاہر ایک چھوٹا اور معمولی سا حکم معلوم ہوتا مگر بعض احکام جو دیکھنے میں معمولی نظر آتے ہیں درحقیقت وہ بڑے اہم اور ضروری ہوتے ہیں ان کا ادا کرنا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور نہ ادا کرنا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہو سکتا ہے اس قسم کے اسلامی حکموں میں سے جو حقوق العباد سے تعلق رکھتے ہیں ایک حکم صدقۃ الفطر کا بھی ہے۔ جو کہ مسلمان مردوں، عورتوں اور بچوں پر خواہ وہ کسی حیثیت کے ہوں فرض ہے بلکہ معتبر روایات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ غلام اور نوزائیدہ بچہ پر بھی صدقۃ الفطر فرض ہے۔ جو شخص اس فریضہ کو ادا نہ کر سکتا ہو اس کی طرف سے اس کے سرپرست یا مربی کے لئے ضروری ہے کہ وہ ادا کرے۔ اس کی مقدار اسلام نے ہر ذی استطاعت شخص کے لئے ایک صاع (عربی پیمانہ) مقرر کی ہے۔ جو کم و بیش سوا تین سیر ہوتا ہے۔ سالم صاع کا ادا کرنا افضل اور اولیٰ ہے۔ البتہ جو شخص سالم صاع ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ نصف صاع بھی ادا کر سکتا ہے۔ چونکہ آجکل صدقۃ الفطر نقدی کی صورت میں ادا کیا جاتا ہے اس لئے جماعتیں غلہ کے مقامی نرخ کے مطابق فطرانہ کی شرح مقرر کر سکتی ہیں صدقۃ الفطر کی ادائیگی عید سے کم از کم ہفتہ عشرہ قبل ہو جانی چاہیئے تاکہ بیواؤں اور یتیموں اور مستحقین کی اس رقم سے طعام اور لباس کے لئے بر وقت امداد کی جا سکے۔

یاد رہے کہ صدقۃ الفطر سے دیگر مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی ہرگز اجازت نہیں ہے قادیان اور اس کے گرد و نواح غلہ کی اوسط قیمت کے مطابق ایک صاع کی قیمت اڑہائی روپے بنتی ہے۔ اور نصف صاع کی سوا روپیہ

عید فنڈ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے ہر کمانے والے فرد کے لئے کم از کم ایک روپیہ فی کس کی شرح سے عید فنڈ مقرر ہے۔ اس لئے احباب اس مد میں بھی زیادہ سے زیادہ چندہ ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ اس مد میں وصول ہونے والی ساری رقم مرکز میں آنی چاہیئے۔

زکوٰۃ رمضان المبارک کا مقدس مہینہ گزر رہا ہے۔ ہماری جماعت کے صاحب نصاب احباب اس بابرکت مہینہ میں زکوٰۃ کی رقوم بھجوایا کرتے ہیں۔ صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ میں متوقع آمد زکوٰۃ کے مقابل پر بعض معین اخراجات ہیں جو سارا سال کئے جاتے ہیں اب تک ان اخراجات کا بیشتر حصہ پیشگی خرچ کیا جا رہا ہے۔ احباب کرام اس طرف خاص توجہ فرما کر اس شرعی فریضہ کو ادا فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے

ناظر بیت المال قادیان

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تا کہ اگر کسی شخص کو کسی وصیت کے متعلق کسی وجہ سے کوئی اعتراض ہو تو وہ ایک ماہ کے اندر اندر دفتر ہذا کو اپنے اعتراض سے مفصل طور پر اطلاع دے ——— سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۳۴۵۵ منکہ محمد شمس الدین حیدر ولد عبد الرحمٰن صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۵۶ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۵۰ء ساکن کلکتہ ڈاکخانہ خاص ضلع کلکتہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۶۸/۹/۱۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری جائداد غیر منقولہ حسب ذیل ہے:۔ ایک مکان پختہ واقعہ محلہ کنٹھلی ٹولہ موضع سرسرائے ضلع پٹنہ جس کا نصف حصہ ہم دو بھائیوں کے درمیان مشترک ہے اور نصف حصہ کی قیمت مبلغ چار ہزار روپے ہے اور میرے حصہ مکان کی قیمت مبلغ دو ہزار روپیہ بنتی ہے (۲) ایک مکان پختہ واقعہ ۲۸ کنٹو فیرلین کلکتہ نمبر ۱۲ جس کے نصف حصہ میں میں شریک ہوں جس کی قیمت سات ہزار روپیہ ہے۔ مگر عملی طور پر اس وقت اس مکان پر میرے شرکا قابض ہیں اور میرے احمدیت قبول کر لینے کی وجہ سے میرے شرکا اس پر مخالفانہ قبضہ کئے ہوئے ہیں۔ اس کے باوجود میں اس قدر حصہ مکان کا مالک ضرور ہوں۔ اس طرح میری کل جائداد غیر منقولہ مبلغ نو ہزار روپیہ کی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ لیکن میرا گزارہ اس وقت اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو مبلغ اسی روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو میری وفات کے وقت ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اگر میں کوئی رقم یا کوئی جائداد اپنی زندگی میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد محمد شمس الدین ۷۔ سہی تلیا روڈ کلکتہ نمبر ۴۶۔ گواہ شد شریف احمد امینی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کلکتہ گواہ شد محمد حنیف بقاپوری ایڈیٹر اخبار بدر قادیان نزیل کلکتہ

وصیت نمبر ۱۳۴۲۳۔ منکہ سیدہ مقتدر النساء زوجہ مکرم غلام احمد صاحب عبید قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ستائیس سال پیدائشی احمدی ساکن بھدرک ڈاکخانہ خاص ضلع بالاسور صوبہ اڑیسہ انڈیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۶۸/۹/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے (۱) طلائی ہار وزنی تین تولہ (۲) دو چھوٹے ہار وزنی ایک تولہ (۳) طلائی جھمکے وزنی ڈیڑھ تولہ (۴) طلائی چوڑی (کنگن) وزنی تین تولہ (۵) طلائی انگشتری وزنی تین ماشہ (۶) طلائی کان پاشا وزنی تین ماشہ۔ کل وزن ۹ تولہ قیمتی ایک ہزار چار سو چالیس روپیہ (۱۴۴۰) (بحساب ایک سو ساٹھ روپیہ فی تولہ) (۷) پرانی ہاتھ کی گھڑی رسٹ واچ قیمتی پچاس روپیہ (۸) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ اٹھارہ صد روپیہ۔ میں مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات پر جو مزید میری جائداد ثابت ہو گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ میں کوشش کروں گی کہ آہستہ آہستہ حصہ جائداد اپنی زندگی میں ادا کر دوں۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ آمین۔ الامتہ سیدہ مقتدر النساء احمدی مقام بھوبنیشور اڑیسہ

گواہ شد سید غلام احمد عبید احمدی خاوند موصیہ ۶۸/۹/۱۱ گواہ شد احقر سید منظور احمد صدر جماعت بھوبنیشور اڑیسہ

کاتب الحروف ملک صلاح الدین ایم اے وکیل المال نزیل بھوبنیشور

وصیت نمبر ۱۳۷۴۴۔ منکہ بشیر احمد خادم ولد مولوی بشیر احمد صاحب خادم قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۰/۶/۱۳۴۷ ہش ۱۹۶۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری منقولہ و غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں ہے کیونکہ میرے والد صاحب بفضل خدا بقید حیات ہیں۔ میں اس وقت مبلغ ۵۴ روپیہ ماہوار تنخواہ پاتا ہوں۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری آمد میں جب زیادتی یا کمی ہو گی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دوں گا۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم العبد بشیر احمد خادم

گواہ شد بشیر احمد خادم قدیمی درویش مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ والد موصی گواہ شد فتح محمد کارکن نظارت بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۳۷۴۶ منکہ سیدہ نور النساء زوجہ سید بدر الدین احمد صاحب قوم سادات پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن کوسمبی حال قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۶۸/۱۰/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔ میرا حق مہر مبلغ گیارہ سو روپیہ ہے جو ذمہ خاوند واجب الادا ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی میں وصیت کرتی ہوں۔ میری کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ و زیورات نہیں ہیں۔ اور ماہوار آمد بھی نہیں ہے۔ میری وفات کے وقت میری جو جائداد ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم آمین الامتہ عاجزہ راقمہ نور النساء احمدی

اعلان توسیع مقاطعہ

مولوی محمد سلیم صاحب سابق مبلغ کلکتہ کے متعلق نظام جماعت کو کمزور کرنے اور اس کے احترام کو کم کرنے کے متعلق بعض شکایات ثابت ہوئی تھیں، جس پر اُن کے ناپسندیدہ رویّہ اور طریق کار کے پیشِ نظر بمنظوری سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ مولوی صاحب کے لئے چھ ماہ کے مقاطعہ کے ذریعہ اصلاح کا اعلان کیا گیا تھا۔ یہ چھ ماہ کی مدت ۳۱ رمئی ۱۹۶۸ء سے شروع ہو کر ۳۰ رنومبر ۱۹۶۸ء کو ختم ہو گئی تھی۔ لیکن مولوی صاحب کا رویّہ بدستور غیر تسلی بخش ہونے کے باعث بمنظوری سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ ان کے مقاطعہ میں تین ماہ مزید کی توسیع کر دی گئی ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مولوی صاحب کے بارے میں مرکز کے اس فیصلہ کی پوری طرح پابندی کریں۔

ناظر امور عامہ قادیان

ضروری اعلان

جملہ احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مرزا محمد اقبال صاحب درویش کی بعض نہایت ہی نازیبا حرکات کی وجہ سے انہیں اخراج از جماعت و مقاطعہ کی سزا دی گئی ہے۔ جملہ دوست اُن سے محتاط رہیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

خط و کتابت کرتے ہوئے خریداری نمبر ضرور تحریر کیجئے

جلسہ سالانہ میں آپ کی شمولیت (بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

کی عبادت کے ہوتا ہے "

اگرچہ قادیان ساری جماعت احمدیہ کا رُوحانی مرکز ہے جس میں حاضر ہو کر اُن کے ایمانوں میں تازگی اور قلوب میں جلا پیدا ہوتا ہے۔ لیکن بدلے ہوئے حالات کے تحت ساری دُنیا کے احمدیوں کا قادیان آنا آسان نہیں۔ لیکن ہندوستانی احمدیوں کو یہ موقعہ حاصل ہے۔ اِس لئے جب تک حالات کی مجبوری سے بیرونجات کے احباب جماعت بکثرت تشریف لانے سے قاصر ہیں اس کمی کو ہندوستان کے احباب کی بکثرت حاضری سے پورا کیا جا سکتا ہے۔ پس دوستوں کو اس پہلو پر بھی ضرور نگاہ رکھنی چاہیئے۔ خود بھی تشریف لائیں اور اپنے زیر اثر احباب کو بھی زیادہ سے زیادہ تعداد میں قادیان لائیں اور چند روز اس مقدس مقام میں قیام فرما کر اس کے رُوحانی ماحول سے مستفید ہوں۔ خدا تعالےٰ آپ کے اس سفر کو ہر جہت سے بابرکت کرے اور آپ کو صحت و عافیت سے لائے اور بخیریت واپس اپنے اپنے مقامات تک پہنچائے آمین ✿

جماعت ہائے احمدیہ یو پی میں اخلاص و قربانی کا بہترین مظاہرہ

ایک ہزار سے زائد نقد وصولی نئے سال کیلئے پانچ ہزار کے قریب وعدے

از محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب انچارج وقف جدید قادیان

مکرم مولوی سید بدر الدین احمد صاحب انسپکٹر وقف جدید کو مالی دورہ پر یو۔پی کی جماعتوں میں وصولی چندہ وقف جدید و نئے سال ۱۹۶۹ء کے وعدہ کے سلسلہ میں بھیجا گیا تھا۔ موصوف نے تقریباً ۲۵ جماعتوں کا دورہ کر کے ایک ہزار سے زائد رقم بطور نقد کی وصولی کی اور نئے سال ۱۹۶۹ء سال ۱۲ کے لئے پانچ ہزار کے قریب وعدے حاصل کئے فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔

تمام عہدیداران اور احباب جماعت و مبلغین کرام کے پورے تعاون کرنے کی وجہ سے وقف جدید کا دورہ متوسط یو۔ پی کی جماعتوں میں بفضلہ تعالےٰ کامیاب رہا۔ جزاہم اللّٰہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں جماعت وار ان مخلصین کی فہرست بغرض دعا ارسال کی گئی ہے۔ بعض احباب نے حضرت مصلح موعودؓ کی اس خواہش کا احترام کیا کہ جن کی حیثیت سالانہ ۲۵/- روپیہ دینے کی ہے وہ بجائے ۲۵ روپیہ سالانہ دیں، جن کی حیثیت سالانہ ۵۰۰/- روپیہ دینے کی ہو وہ پانچسو دیں۔ بلکہ میرا منشاء ہے کہ خدا مجھے توفیق دے تو بجائے چھ سو کے چھ ہزار یا اس سے بھی زیادہ دوں۔ ممکن ہے اللہ تعالےٰ توفیق دے تو میرا اس تحریک (وقف جدید) کا چندہ بیس پچیس ہزار یا اُس سے بھی زیادہ ہو جائے۔ اپنی حیثیت کے مطابق اپنے گزشتہ وعدوں میں اضافہ فرمایا۔ یا وہ دوست جو کہ اب تک اس مبارک تحریک میں شریک نہیں ہوئے تھے، حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی اِس خواہش کے احترام میں کہ ـــ دوست آگے بڑھیں اور وقف جدید کے لئے وعدہ بڑھ چڑھ کر پیش کریں ـــ اپنے وعدہ جات بھیجے۔ اور جو ابھی تک اس جہاد میں شامل نہیں اُن کو چاہیئے کہ حضرت مصلح موعودؓ کا وہ ارشاد جو حضور نے وقف جدید کے بارے میں فرمایا تھا کہ ـــ خواہ مجھے مکان بیچنے پڑیں، کپڑے بیچنے پڑیں میں اس مقصد کو ہر حال پورا کروں گا ـــ اپنے سامنے رکھیں۔

پس قارئین کرام سے بھی درخواست ہے کہ ان احباب کرام کیلئے دعا فرمائیں جنہوں نے وقف جدید کے تعاون کرتے ہوئے اپنے وعدوں میں اضافہ فرمایا۔ اللہ تعالےٰ ان سب دوستوں کو وعدوں کے ساتھ ادائیگی کی توفیق بخشے اور ان کے اموال و نفوس میں غیر معمولی برکت کا مولا کرے آمین۔

معاونین وقف جدید جنہوں نے کم سے کم تین صد روپیہ سے امداد فرمائی اُن کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

اسمائے گرامی	وعدہ سال گزشتہ	اضافہ سال حال	اسمائے گرامی	وعدہ سال گزشتہ	اضافہ سال حال
مکرم ڈاکٹر محمد ... صاحب ... شاہجہانپور	۶۲-۰۰	۳۰۰-۰۰	مکرم قمر الدین صاحب ... انچولی	ـــ	۹۰۰-۰۰
" نور الدین صاحب ... میرٹھ	۱۱۲-۰۰	۳۰۰-۰۰	سیٹھ ... لکھنؤ	۱۹۰-۰۰	۳۹۷-۰۰

فہرست وعدہ جماعت ہائے احمدیہ یو پی بابت سال ۱۹۶۹ء۔ (شامل اضافہ اور نئے وعدہ جات):

جماعت	رقم	جماعت	رقم	جماعت	رقم
کانپور	۲۹۶-۰۰	لکھنؤ	۳۸۵-۰۰	انچولی	۹۷۲-۰۰
امروہہ	۲۲۲-۰۰	مظفر نگر	۱۹۷-۰۰	فیض آباد	۳۶-۰۰
علی پور کھیڑا	۹۰-۰۰	سانڈھن	۱۹۶-۰۰	بریلی	۱۰۲-۰۰
دہلی	۱۹۵-۰۰	صالح نگر	۱۸۹-۰۰	[illegible]	۱۲۲-۰۰
شاہجہانپور	۵۳۱-۰۰	مسکرا	۳۲-۰۰	گھوریچ	۱۸-۰۰
بجھ پورہ	۶۲-۰۰	چھرگاؤں	۱۰۰-۰۰	موندھا	۱۳-۰۰
راٹھ	۸۴-۰۰	جھانسی	۱۲-۰۰	سہارنپور	۱۵-۰۰
کمہریا	۱۸-۰۰	حبیب پور (فتح پور)	۲۰-۰۰	میزان	۱۱۰۰-۰۰
میرٹھ	۳۱۲-۰۰	سموہ	۲۰-۰۰		

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

انصار اللہ کی نئی ذمہ داری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے ۳۵ ویں سال کا اعلان فرمایا تو ساتھ ہی تحریک جدید کے دفتر دوم کے ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انصار اللہ کو یوں خطاب فرمایا :

اور آئندہ سال جو یکم نومبر (نبوت) سے شروع ہو رہا ہے جماعت کے انصار کو (دفتر دوم کی ذمہ داری آج میں انصار اللہ پر ڈالتا ہوں) جماعتی نظام کی مدد کرتے ہوئے (آزادانہ طور پر نہیں) یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ دفتر دوم کے معیار کو بلند کریں اور اس کی اوسط انیس روپے سے بڑھا کر تیس روپے فی کس تک لے آئیں .... اور میں حکم دیتا ہوں کہ انصار اپنی تنظیم کے لحاظ سے جماعتوں کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں اور کوشش کریں کہ آئندہ سال دفتر دوم کے وعدوں اور ادائیگیوں کا معیار انیس روپے فی کس اوسط سے بڑھ کر تیس روپے فی کس اوسط تک پہنچ جائے ۔"

مجھے کامل امید ہے کہ جملہ مجالس انصار اللہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی روشنی میں اپنی اس اہم ذمہ داری کو سنبھالنے کے لئے پوری پوری کوشش کریں گے ۔ اور اپنی کارگذاری سے دفتر ہذا کو بھی مطلع کریں گے ۔

۲ - اسی سلسلہ میں یہ امر خاص طور پر قابل توجہ ہے کہ بعض ایسی جماعتیں بھی ہیں جن میں مجلس انصار اللہ باقاعدہ قائم ہو سکتی ہے لیکن عدم توجہی کی وجہ سے ابھی تک باقاعدہ مجلس کا قیام عمل میں نہیں آیا ۔ حضور کے ارشاد کے مطابق جماعتی طور پر یہ ذمہ داری ہم پر عائد ہوتی ہے ۔ پس میں جملہ صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ ہند کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ اگر ان کے ہاں ابھی تک مجلس کا باقاعدہ قیام نہیں ہوا تو فوراً کارروائی کر کے اطلاع دی جائے ۔ اور اس کے عہدیداران کی منظوری دفتر ہذا سے حاصل کی جائے ۔ اور جن جماعتوں میں مجالس قائم ہیں اور باقاعدگی سے کام نہیں کر رہیں ان سے درخواست ہے کہ وہ بھی باقاعدگی سے کام کر کے دفتر ہذا میں رپورٹ بھجوایا کریں تا اس کی روشنی میں انصار اللہ کی مجموعی کارگذاری کی رپورٹ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوائی جا سکے ۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو آمین ۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

زندگی میں ایک بار پھر

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۵ اخاء (۲۵ ر اکتوبر ۱۹۶۸ء) کے خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان فرما دیا ہے ۔ جس کی اطلاع احباب جماعت کو بذریعہ اخبار بدر اور دفتر ہذا کی طرف سے بذریعہ تحریک کی جا چکی ہے ۔ اور فارم وعدہ جات بھی بھجوائے جا چکے ہیں ۔ اس عظیم مالی جہاد کے متعلق سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

"اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے قرب میں آگے بڑھنے کا "تحریک جدید" کے ذریعہ ایک عظیم الشان موقعہ عطا فرمایا ہے ۔ اس کو ضائع مت کرو ۔ آگے بڑھو اور خدا تعالیٰ کے ان بہادر سپاہیوں کی طرح جو جان و مال کی پرواہ نہیں کیا کرتے ۔ اپنا سب کچھ خدا کی راہ میں قربان کردو اور دکھا دو کہ ..... محض خدا تعالیٰ کے لئے قربانی کرنے والی جماعت آج دنیا کے پردہ پر سوائے احمدیہ جماعت کے کوئی نہیں ۔"

نیز فرمایا :

"پس اے دوستو ! مرنے سے پہلے اور وقت کے ہاتھ سے نکل جانے سے پہلے اس تحریک میں حصہ لے لو کہ اس امت پر پھر یہ دن نہیں آئیں گے ۔"

یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ ہماری زندگیوں میں پھر ایک بار تحریک جدید کے نئے مالی سال کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے قرب میں آگے بڑھنے کا ایک اور موقعہ پیدا فرمایا ہے ۔ اب اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا ہمارا کام ہے ۔ کہ ہم تحریک جدید کے اس مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کے قرب کو حاصل کرنے کی کوشش کریں ۔

ابھی تک بہت سی جماعتوں کے وعدہ جات موصول نہیں ہوئے ۔ ان کے عہدیداروں سے گذارش ہے کہ وہ جلد اس طرف توجہ فرماویں ۔ اور احباب جماعت سے وعدہ جات حاصل کر کے دفتر ہذا میں ارسال فرماویں ۔ دفتر ہذا کی طرف سے ۱۵ ر دسمبر تک صد فیصدی ادائیگی کرنے والے احباب کے نام دعا کی غرض سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ۲۹ ر رمضان کو پیش کئے جا رہے ہیں ۔ احباب حضور کی ان خصوصی دعاؤں میں شامل ہونے کے لئے جلد از جلد ادائیگی کر کے ممنون فرماویں ۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو آمین ۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

بدر کی اعانت کرنا ہر احمدی کا فرض ہے !

اظہار تشکر اور درخواست دعا

عزیزہ سیدہ حمیدہ بیگم سلمہا بنت مکرم سید غلام مصطفیٰ صاحب مظفر پور نے بی۔ اے آنرز سائیکالوجی پارٹ فرسٹ کا امتحان مع DISTINCT ۔ ۱۰۲٪ (اردو ہندی) نمایاں پوزیشن میں پاس کیا ہے عزیزہ موصوفہ نے اس خوشی میں مبلغ ۵/- روپے اعانت بدر میں ارسال کرتے ہوئے اس کامیابی کے بابرکت ہونے اور آئندہ مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بننے کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست کی ہے ۔

خاکسار عبد الحق فضل مبلغ سلسلہ

درخواست دعا

عزیز سید جاوید عالم ابن مکرم سید خورشید عالم صاحب بھاگلپور (بہار) ایک لمبے عرصہ سے صاحب فراش ہیں ۔ عزیز کی صحت یابی اور شفاء کاملہ عاجلہ کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے ۔

خاکسار اختر حسین نزیل قادیان